82.

Mottsnowiyyāt-i- Suhayl.

Lucknow,
11. XI. 26
W. I.

بیان حدیث بساط معجز نما و خوارق عادات جناب علی مرتضی چکیده قلم سجدان غریق
بحر عصیان امیدوار مغفرت ایزد منان موسوم باسمای شہیدان مبتلائے مصائب
و رنج و بلائے حبل خیل المتخلص بسبل که از عبارت نثر بنظم آورده و اظہار عیوب
و نقوص خود نموده مترصد از اخلاق کریمانه فصحائے اردو زبان اگر ہر جا که سہواً
ولسیاناً غلطی ملاحظه فرمایند بذیل عفو بپوشند و پیروی ستار العیوب نمایند

بخط مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان کیا کرو مین صفات خدا
جدا کانہ سب سے ہی ذات خدا

نہین ہی کوئی اوسکا مثل و نظیر
ہر اک شی پہ حاکم ہی رب قدیر

ثنا اور جو دل بحر عرفان ہی
تو موج و روح حمد یزدان مین ہی

وہ ہی خالق و موجد کائنات
گواہ اسکے ہین آیت بینات

ہوا دل جو سرشار حمد خدا
زبان سے کہہ بارہ حمد و ثنا

زبان کو ملا ہے یہہ اجتبات
صفت حق کی گویا ہے اثبات

ہوئی نے خلق اسو جہہ لوح و قلم
کہ لکہا کرین وصف خالق علوم

ہوا دستیاب اسکو آب حیات
تو ہر دم ہی غواص آب حیات

یہہ لکہتا ہے تقریر نظم سخن
دکہاتا ہی توقیر نظم سخن

نو لسندہ عالم معانی کا ہے
یہہ سرگرم معجز بیانی کا ہے

سجود خدا اسنے یہہ جبہہ سا
اوسکی ہی مدحت مین یہہ جبہہ سا

بیانی سے اسکو رکوع و سجود
کبہی ہے قیام اور کبہی ہی قعود

[illegible]

اثر اسمعان اضداد اموات کا

ول

دل ہو مین کیون ہوون باغ باغ — سنین گے تو ہونگے معطر دماغ
ہر اک حرف مین ہے بوئے عنبرین — قلم کے کہلے گیسوئے عنبرین
ہر اک دیکہے اسکو جو اہل نظر — تو انکہو مین افزون ہو نور بصر
دو مصرع ہین یا ابروے حور عین — نکات ہین کہ خال رخ حور عین
مسلسل مضامین زلف دراز — خط و خال مشکین زلف دراز
جو ہے حمد خالق سجہے ہر زبان — تو ہوتا ہی خامہ بہی عنبر فشان
مضامین عمدہ کا ہے گلدہ بند — کہ اوکہنا اسی مین دل ہوشمند
بجز حمد حق کے نہین مجکو کام — یہی شغل میرا ہے ہر صبح و شام
بیان کیا ہو حکمت شب و روز کی — جداگانہ زینت شب و روز کی
ہوئے کہلے گیسوئے مشکفام — چمکنے لگا نور انجم تمام
کواکب ہوئے جبکہ پرتو فگن — تو دنیا کی روشن ہوئی انجمن
جو کرتے ہین سیاحی بحر و بر — ہوئی اونپہ آسان راہ سفر
ہے حاجت عالم سے شب کی نہاد — او بہتے خانہ ساحت سے وقت رقاد
طلسمات شب کا جو الٹا ورق — تو مہر درخشاں کا چمکا ورق
طلوع سحر مہر زرین سپہر — تو مہتاب شب تاب قمر فق ہمر
یہ خلاق عالم کا ہے انتظام — رہے راحت خلق ہر صبح و شام

پرستش کے قابل ہے ربّ رحیم — ستائش کے قابل ہے ربّ کریم

ہے فرد و احد خالق کائنات — زمین آسمان آیت بینات

سبھی حمد ہی اوسکی جانب رجوع — کہ عالم مین حکمت ہے جسکی شیوع

بنایا ہے کیا چرخ نہ چنبری — ستارون کی جسمین ہے جلوہ گری

ضیا بخش عالم ہین شمس و قمر — درخشندہ و تابندہ شام و سحر

کہین عقد پروین کہین کہکشان — کہ روشن ہی جن سے زمین آسمان

کہین زہرۂ تابان کہین مشتری — کواکب سے سقف فلک ہی بھری

کئے اوسنے پیدا جو لیل و نہار — تو حکمت ہوئی اوسکی سب آشکار

زمین پر مین جتنے جبال و بحار — یہہ ہین جملہ آثار پروردگار

ہے تعداد مخلوق عالم محال — وہ عالم ہی سبکا جو ہی ذوالجلال

کیا اوسنے پیدا یہہ سارا جہان — مگر ذات اوسکی ہی خود لامکان

صفات اوسکے بحد ہین اور لاتعد — ہے ادراک کو عجز و پائی نہ حد

وہ حی و قدیم اور ہی لایموت — بعقل و دلایل ہے اسکا ثبوت

اگر ذات حقکا نہ ہوتا وجود — تو دنیا کی باقی نہ رہتی نمود

ثنا گوئے حق جسکے آسان نہین — وہ دریا ہے یہہ جسکا پایان نہین

بسیط و وسیع اور بحر عمیق — ثنا اور ہوا جسمین لاکھون غریق

حق کے سوا ھی یہ سب البسیط | مثال حباب اسمین بحر محیط
فنا و تغیر مین سارا جہان | وہ فرد واحد اور ھی جاودان
نہین ھے کوئی اوسکی مثال | ھی اک حال مین ذات رب ذو الجلال
ھے تعداد و اضاف عالم محال | دکہاتا ھے قدرت کے اپنے کمال
مشیت کو اپنے ہویدا کیا | جو انسان کو خالق نے پیدا کیا
وہ مالک ھے ہم سب کا رب انام | ہمین مملوک ہم اوسکے مثل غلام
جو بندہ کہ حق کا شناسا ہین | حقیقت کا اپنے شناسا ہین
نہین جسکو عرفان پروردگار | بہائم مین گویا ھے اوسکا شمار
شناسائے آقا نہو جو غلام | تو انمین وحشت ھی اوسپر تمام
ھی دنیا مین جسطرح وہ کور و کر | اوٹہیگا وہ عقبی مین بہی کور و کر
وہ انوہ محشر مین ہوگا ذلیل | وہان کون ھے جو کہ ہوگا کفیل
ھی ہر شی وہان نیک کردار کی | اگر قدر ہوگی تو ابرار کی
بری جنس کا کوئی خواہان نہین | ھے مردود مقبول یزدان نہین
رہا گر تہیدست تو خیر سے | تو کیا بہیک مانگیگا تو غیر سے
نہین ھی وہان کوئی پرسان حال | بجز رحمت خالق ذو الجلال
کسی پر تو تکیہ بہروسا نکر | بجز طاعت حق تو ای خوش سیر

عبادت مین حق کے ہی تیری نجات | اطاعت مین حق کے ہے تیری نجات
ہین اوس سے بدبخت کوی بشر | خلایق کو جس سے کہ پہونچے ضرر
بہائم سے بدتر وہ فرو بشر | کہ بے فیض ہو صاحب شور و شر
رسانندہ فیض ہو ذی شعور | کہ رحمت خدا کی نہ بخشے ہو دور
دیا ہے جو کفار کو گنج و مال | خدا کے ہین یہہ سبہی صنعات کمال

بیان بہشت عنبر سرشت و اوصاف حور و قصور باغ جنت

وہ منزل خاص کل صالحین ہے | وہ ہی مسکن مومن و طیبین
انکا لیقین مین مومنونکو بیان | لیے راحت و عیش باغ جنان
جہان نخل و اثمار ہین دلکشا | جہان قصر و انہار ہین دلکشا
مقام فزا راحت روح ہی | چمن در چمن راحت روح ہی
روش در روش چشمہ سلسبیل | قدم با قدم ہو چشمہ سلسبیل
ہر اک حور غرفو مین یون جلوہ گر | کہ جیسے تو کہ طالع ہین شمس و قمر
فواکہہ سے ہر بار ہر اک شجر | زمرد کے اوراق و رنگین ثمر
ہمیشہ ہی جنت مین وقت سحر | ضیا بار جسکے ہین دیوار و در
نہین تیرگی کا وہان کچھ گذر | کہ نور تجلی نور ہے سر بسر
ہر اک قصر ما ہین باغ نعیم | لیے مومنین ہین وہ باغ نعیم

ہر

خدا خود ہے مدّاح دار السلام — وہاں تک بندوں کا ہوگا مقام

رضامند جس سے ہو پروردگار — کہ ان میں کسیکا ہیں اختیار

مدلّل ہے اس پر کلام خدا — کہ کرتا ہے وہ اتقیا کی ثنا

خبر ایک یا ہیں یکے کل محسنین — سخاوت ھی مقبول ربّ العالمین

جو بندے خدا کے ہیں ہنرکار — خصائل ہیں عمدہ تواضع شعار

ہے یزداں پرستی ہی اونکا شعار — غرور و تکبر سے اونکو ہے عار

وھی بندہ خاص یزدان کے ہیں — وھی مستحق باغ رضوان کے ہیں

دعا کر خدا سے **سہیل** حزیں — کہ یارب ھی تو ارحم الرّاحمین

مجھے بخشدے تو بے طیبین — ہوں مبعوث محشر معہ صالحین

بحق نبی و بحق ولی — بحق ہیں وزیرا کی علی

نجاسات دنیا سے کردے بری — ہوا آسان یہ منزل آخری

در نعت محمد مصطفیٰ خاتم انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولا کر رقم اب تو نعت نبی — بر از حمد حقکے ھی نعت نبی

محمد ہیں سرتاج کل مرسلین — کہ ہیں جو کہ محبوب ربّ العالمین

حدوث و قدم ان سے روتو تدبیر — رہ راست کے رہنما بالیقین

ہوے ہیں اگرچہ بہت انبیا — کسی اور کو یہ نہ رتبہ ملا

ہوا خاتمہ جملہ نعمات کا ۔۔ ملا رتبہ اعلائے درجات کا

نبی و علی دونون مخصوص ہین ۔۔ یہ خاصان حق تھی مخصوص ہین

احادیث سے یہ ہوا منجلی ۔۔ جو موسی و ہارون نبی و علی

نبی شہر علم ہین علی باب علم ۔۔ ہے گمراہ بھولا جو تو باب علم

علی دین و دنیا کے ہین رہنما ۔۔ علی مین تھے اوصاف کل انبیا

تھے علم لدنی کے عارف علی ۔۔ تھے علم معانی سے واقف علی

عجائب غرایب کے مظہر علی ۔۔ ہین کشتی امت کے لنگر علی

ہین ہے ہر اک شخص با اختصاص ۔۔ مگر جسکو بخشے خدا اختصاص

علی افضل الناس و عالی مقام ۔۔ علی مین ہین اوصاف عالی تمام

کیے ایسے فرزند حق نے عطا ۔۔ جو ہین وارث درجہ انبیا

نبی کی ہے یہ تو حدیث صحیح ۔۔ بتحقیق یہ ہے حدیث صحیح

یہ فرمائے اکثر جناب رسول ۔۔ کہ انکا دونون ہین سے اہل قبول

ہین فرزند میرے حسن و حسین ۔۔ یہ مسک ہین مقبول رب ذو المنن

منزہ ہوا ان سے عرش برین ۔۔ یہ دونون ہین سردار خلد برین

جو دشمن ہے انکا وہ گمراہ ہے ۔۔ مخالف جو انکا ہے گمراہ ہے

فراموش کی یہ حدیث رسول ۔۔ چلے وہ خلاف حدیث رسول

حضور

صدوق کے روایت ہوئے سرنگون | بڑا مرتبہ انکا حد سے فزون
حدیث نبی کو کیا جسنے رد | وہ مردود خود ہو گیا تا ابد

بیان حدیث بساط کہ راوی ابن صدوق علیہ الرحمہ مستند

لکھی اسطرح ہے حدیث بساط | سنین مومنین یہہ حدیث بساط
روایت ہی یہہ بہی عجیب و غریب | مضامین ہین اسکے عجیب و غریب
صدوق گرامی کی تصنیف ہے | ابن بابویہ کی یہہ تالیف ہے
زبان عرب مین ہے اسکا بیان | ہوا فارسی مین بہی اسکا بیان
کرون ترجمہ اسکا اب مین تمام | کہ ہووے پسندیدہ خاص و عام
مشاہیر و معروف سلمان ہین | کہ جو خاص اہل عرفان ہین
یہہ تہے اک صحابی ختم رسل | انہین جانتے ہین سبہی خرد و کل
وہ کرتے ہین اسطرح جسے نبی | مین بیٹہا تہا اکدن بہ پیش علی
علی کون سردار کل مومنین | وصی و امین شہ مرسلین
تہے اوس بزم مین چیدہ و خاص خاص | کہ رکہتے تہے حضرت سے خاص اختصاص
محمد ابی بکر کے تہے پسر | تو مقداد و عمار بہی خوش سیر
تہے ابن علی بہی محمد حنیف | یہہ تہے رونق و زیب بزم شریف
حسین و حسن بہی بسیار و مہین | ثریا کی مانند روشن جبین
وہ تہی مجلس نور بازیب و زین | تہے موجود جو باعث نشاتین

علی ولی قدوہ عارفان ۔ بکلمات معجز تھے عذب البیان
کلام آپ کا تھا فصاحت نظام ۔ فصاحت بلاغت تھی جس بن تمام
جو دریائے معنی ہوا موج زن ۔ مثال جواہر تھا اک اک سخن
گلستان کی خوشبو سے بہتر کلام ۔ فرح بخش دل وو معطر کلام
کسن نے علی سے کیا یہہ سوال ۔ سلیمان کا تھا اسکے جاہ و جلال
جو تھے ابن داؤد عالی مقام ۔ مسخر تھی اونکی یہہ دنیا تمام
درندان وحشی تھی اونکے مطیع ۔ طیور ہوائی تھے اونکے مطیع
خدا نے دیا تھا عجب مرتبہ ۔ کسیکو نہ ایسا دیا مرتبہ
ہوئی سلطنت اونکی آفاق مین ۔ بڑا اسکا اونکا کل آفاق مین
پری جن و انس اور کل دیو زاد ۔ مطیع سلیمان عالی نہاد
جو بن وام وو دوہ بہی منقاد تھے ۔ پرند ہوائی بہی منقاد تھے
نبوت خلافت با عزو جاہ ۔ بہ عظمت نبوت با عز و جاہ
او ہن سلطنت دی خدا نے عجب ۔ خلافت دی اونکو خدا نے عجب
کیا تھا جو اونکو خدا نے عطا ۔ ہوئے بہرہ ور آپ اوس سے نہ کیا
نہ اوسمین سے حضرت کو حصہ ملا ۔ کہ ہن آپ بہی سید اوصیا

جواب از جانب جناب امیر المومنین علی علیہ السلام

کہا یہہ علی نے خدا کی قسم ۔ کہ ہی جو کہ سلطان ملک قدم

وهی حاکم و مالک خشک و تر
کرے دانہ خشک کو سبز و تر

نہ اور اوسکے سے ہے حمد و ثنا
نہیں اوسکا ہمہ کوئی دوسرا

یہہ ہے قدرت خالق دوسرا
کہ مٹی سے آدم کو پیدا کیا

وہ قدرت سے اپنے ہی سب پر قدیر
نہیں ہے کوئی اوسکا مثل و نظیر

کروں کیا میں الطاف خالق بیان
عیاں جتنے کرتا ہوں راز نہاں

تمہارے جو جد کو دیا مرتبہ
نہ وہ اور کسیکو ملا مرتبہ

ہوئے حال و ماضی میں جو اولیا
کہ مختص تھے وہ اصفیا اوصیا

نہ خاطر سوا اوس سے کوئی ولی
خدا کے تھے احسان کا شاکر علی

ہوئی ہے جو مجھپر عطائے عظیم
نہ دیگا کسیکو وہ رب کریم

نہوگا کسیکو وہ رتبہ حصول
ہوا ہے جو کچھ مجکو درجہ حصول

ہوئے ملتجی جب امام حسن
دگر حاضرین نے کہا یہہ سخن

دکھا دیں ہمیں کچھ تو عالی مقام
ہیں مشتاق رویت کے ہم یا امام

علی نے کہا حاضرین سے کہ ہاں
کرامتکو اوسکے کروں میں عیاں

یہہ فرماکے اوٹھے بعجز و نیاز
ادا آپ نے کی دو رکعت نماز

محرک یہہ تحمید حق تھی زبان
نہ سمجھا کوئی قول سحر بیان

اوٹھے پھر تو مسند سے خوش ہو شتاب
گئے صحن خانہ میں عالی جناب

ہیں جتنے کہ سیارۂ آسمان
ہوئے دست بوس امام زمان

جو بیت الشرف سے تہا لا انتہا — کہا آپ نے اهبطو یا سحاب
زمین پر ہوا فرش جب دم سحاب — تو پہیلی بوئے عنبر و مشک ناب
کیا ہاتہ کو سمت مغرب دراز — یہہ تہا معجزہ دست عالم طراز
جو تہے حاضرین اونپہ ظاہر ہوا — کہ ہے ہاتہ مین لکتہ اک ابر کا
پڑا دست اقدس مین جو بارہ دگر — تو پہر لکتہ ابر دیکہا دگر
یہہ سلمان کہتے ہین اٹہا کر قسم — بتحقیق سب دیکہتے تہے یہہ ہم
بلندی سے آیا زمین پر سحاب — تہا گویا توحید داور سحاب
کلام اوسکا تہا کلمۂ طیبہ — وہ تہے شاہد کلمۂ طیبہ
محمد ہین بیشک نبی الله — علی آپ ہین اک ولی الله
وصی و خلیفہ پیمبر کے ہو — کہ تم بندہ خاص داور کے ہو
جو بیشک لائے ایمان وہ ہوئے ہلاک — محب آپکے ہین کیا ہو نسے پاک
یہہ پہر سب نے دیکہا بچشم بصر — ملیے لکتہ ابر باہمدگر
بسیطا ہو گئے مل کے باہمدگر — ہوئے مشک اذفر ہوئی منتشر
دماغ مومنین کے جو خوشبو بہری — تو کی حق کی حمد و ثنا گستری
علی ولی ہادی و رہنما — یہہ گویا ہوئے خائز اتما
جو حاضر ہین بیٹہین سر وے بساط — گئے بیٹہہ ہم سب سر وے بساط
پڑہے آپ نے پہر وہ کلمات حق — کہ ظاہر ہوئے جس سے آیات حق

ہوا پائے حضرت کو سمجھا سحاب — رواں جانب غیر کو تھا سحاب

ہوا دونون ابروں کے نیچے جلی — با ہستگی اونکو دونے جلی

علی کی طرف کی جو سب نے نگاہ — تو اسطرح دیکھا با فخر و جاہ

ہی یاقوت کا سر پہ اک تاج سرخ — مزین ہے سر رو ہی تاج سرخ

ہی یاقوت احمر کی اک کفش پا — او سینے پہ ہے سبز قبائے نقش پا

تن پاک پن ہی قبا نور کی — ضیا بار یا ہی شمع طور کی

مزین بہ تن جامہ زرد ہے — چمکتا ہوا جامہ زرد ہے

یہ تسخیر آفاق انگشتری — سفید اور براق انگشتری

نگینہ تھا موتی کا اوس مین جڑا — چمکتا تھا یا تارا او صبح کا

سر کرسی نور ہین جلوہ گر — کہ نورا علی نور ہے سر بسر

امام حسن نے کہا کا ی پدر — سلیمان کے تابع تھے جن و بشر

مسخر تھے خاتم کے باعث سے سب — جو تابع ہین حضرت کے کیا ہی سبب

یہ گویا ہوے با زبان فصیح — کہ خدا نے مجھے دی یہ شان مدیح

سنو گوش دل سے یہ میرا کلام — دیا مجکو علم لدنی تمام

ہین وجہ اللہ ہون اور لسان الہ — ہین عین اللہ ہون اور لسان اللہ

خدا نے دیا ہے مجھے ناطقہ — ہی گویا ای خلق سے فائقہ

ولی خدا ہون ہین نور الہ — سنو منطقی گاہ نور الہ

بہشت اور دوزخ کا ہیں ہوں قسیم — زمین پر ہوں مانند عرش عظیم
میں ہوں صورت سد سکندری — میں ہوں صولت سد اسکندری
میں ہوں حجت اللہ بہر عباد — میں ہوں گنج مخفی بحر جواد
یہہ کلمات حضرت ہیں مثل رموز — نہ سمجھے کوئی غیر اہل رموز
علی ہیں مخلق باخلاق حق — سراپا مجسم باخلاق حق
یہہ الفاظ معجز بیانی ہیں سب — یہہ کلمات علم معانی ہیں سب
نہ کی تو طاقت سی گو ہیں یہہ درر — ہی مخصوص بندو ہیں اسکا ظہور
جیسے ان مراتب ہیں ہوا اختصاص — ہے قرب خدا ہیں وہ با اختصاص
ہی عاجز بیان عقل و وہم و گمان — ہیں آتے اسرار حق بر زبان
بدیں وجہ فرمایا ستر و علن — کہ ہیں بھی ہوں اک بندہ ذو المنن
عنایات حق کی نہایت ہیں — کہ دست آدمی کی کچھ ضرورت ہیں
کیا دست اقدس کو جو در بغل — تو اک انگشتری آئی فوراً نکل
یہہ ہی انگشتری سلیمان نبی — کہ پہنے تہے جسکو سلیمان نبی
زر سرخ و یاقوت کا تہا نگین — حسن سے کہا ہاں بصدق و یقین
یہہ خاتم سلیمان پیغمبر کی ہی — جو منقوش اسمائے داور کی ہے
یہہ کہتے ہیں سلطان نکو نہاد — تعجب ہوا حاضرین کو زیاد
کہا آپ نے ہے عجب در عجب — جو دیکھو گے ہوگا فزونتر عجب

بهجو زمان

زمان گذشتہ مین نہ بعد از زمن — سنا یہہ کسی سے نہ دیکھا کہین

یہہ گویا ہوئے تب امام حسن — یہہ ہے آرزو و تمنائے من

ہون سیار کل ملک حشمت تری — جو د کہلائی سد اسکندری

زبانی حسن کے یہہ جب دم سنا — دیا حکم تب چل ادہر کو ہوا

رفتن بساط ہوائی بیک کوہ بلند و دیدن یک نخل بے برگ و بار

وہ کرسی تہی اک نور کی بے نظیر — کہ بیٹھے تہے جس پر جناب امیر

ہوا نے کی آواز اک بے حد ستان — کہا جب طرف لیچلی وہ وہان

ہوا لیگئی تا بکوہ بلند — شجر دیکھا اک وہان بکوہ بلند

نہ تہے برگ و بار او سمین ایسا شجر — سراپا تہا گویا کہ سوکہا شجر

علی سے یہہ پرسان ہوئے جا من — سبب کیا کہ او سوکہا ہین بن

کہا تم پوچھو اس سے پرسان حال — حسین نے کیا اوس شجر سے سوال

ترے برگ بن ریختہ کیون شجر — گیا سوکہ کس وجہ سے تو شجر

نہ نکلا زبان شجر سے جواب — تو پرسان ہوئے اوس سے خود بوتراب

کیا عرض او سنئے اخی رسول — ہین نبیرے حضرت وصی رسول

حسن سے یہہ گویا ہوا تب شجر — سبب ہے کہ ہر روز وقت سحر

علی ولی آتے تہے قبلہ گاہ — مرے پاس آتے تہے وقت پگاہ

وہ خاصان حق مین جو سرفراز — یہان آکے پڑھتے دو رکعت نماز

بہ تسبیح و تقدیس ربِّ قدیر
بہ تحمید و توحید ربِّ قدیر

صحن تم مین گویا کہ خالق کے نور
وہ تھے رونق افروز کرسی نور

وہ کرسی تھی مابین ابر سفید
دیا نور مابین ابر سفید

بوئے مشک اذفر تھی اوس میں تمام
مہک تھی کہ خوشبوے دار السلام

عجب لطف افزا تھی اوسکی شمیم
سبھے کرتی تھی شاداب اوسکی شمیم

حرارت تھی سب مجمعین اوس نور کی
لطافت تھی سب مجمعین اوس نور کی

شہین چار کہتے رہین کہ آئے ہین
مرے پاس تشریف لائے ہین

ہوا ہے جو حضرت سے مجھکو فراق
مین مرجھا گیا ہون یہہ مجھ پر شاق

مرے برگ تن سب ہوئے ریختہ
مری زینت تن ہوئی ریختہ

کرین مہربانی جو مجھ پر علی
تو ہون رونق افروز جیسے ولی

اوسی طرح مین سبز و شاداب ہون
نہ انسے حضرت کے بیتاب ہون

سُنے یہہ علی نے جو اوسکے کلام
گئے قرب اوس نخل کے خود امام

ادا آپنے کی دو رکعت نماز
خضوع و خشوع سے بسوز و گداز

ملا دست اقدس پر اوسے شجر
تو فوراً ابڑھی آبروے شجر

یہہ سلمان کہتے ہین کہا کر قسم
کہ آواز کو اوسکی سنتے تھے ہم

سر نو شجر وہ ہرا ہوگیا
تر و تازگی سے نیا ہوگیا

ہوا ایسا سرسبز ہو گیا شجر
ہرے ہو گئے پتے لایا ثمر

لکھا ہے دگر یہ کہ ای شیخ و شاب — سنے بالا سے کر سبھی ہدایت مآب

بلند ہونا انبساط ہوائیکا اور دیکھنا اکس فرشتہ عجیب و غریب کا اور مشاہدہ کرنا کوہ ظلمانی و قوم یاجوج کا

ہوا کو جو ایما سے حضرت ہوا — تو لیکر اوڑی وہ بساط ہوا

ہوا اسطرح وہ رفیع و بلند — کسیکو نہ تہا کوئی خوف و گزند

زمین کی طرف کی جو بینے نظر — تمامی دنیا تہی مثل سپر

عجائب غرائب ہویدا ہوا — فرشتہ کو دیکھا میان ہوا

بشکل و شمائل عجیب و غریب — عریض و مطول عجیب و غریب

جو خورشید کے نیچے اوسکا تہا سر — قدم غرق بحر محیط و عجیب التصور

کریں اوسکی قدرت کو کیا ہم بیان — ہی عاجز بیان عقل و انشوران

ہے نقاش عالم جو خوب بے مثال — دکہاتا ہے حکمت سے کیا کیا کمال

بدائع نگار ہی جو وہ ذو المنن — ثبوت اپنا و بتاتے سر و علن

نقوش اوسکے حاشیے حسن ولشر — یہی مشتق اوسکی ہے شام و سحر

عجب ذات ہے ذات پروردگار — کہ دنیا میں جسکے ہیں نقش و نگار

وہ سب آفرینش کا خلاق ہی — اوسی نے یہ ایجاد آفاق ہی

فرشتوں کی خلقت بنوع دگر — تو انسانکی خلقت بنوع دگر

پری حور و غلمان ہویدا کیے — سبھی جن حسن مخفی ہویدا کیے

ہر اک نوع کی اشکال سن خلاف ۔ تو سب پر تخطط و خالس نا اختلاف

طلسمات لیل و نہار بدیع ۔ دکہاتا ہے نقش و نگار بدیع

عیان قلم کو مین وون باز گشت ۔ سنو نے حال سابق کون باز گشت

~~سریکا اوسکے کیا ہی مثال~~ ۔ سنو دو لون ہاتہونکا اوسکے بیان

ہے مشرق مین اک ہاتہہ اسکا دراز ۔ ~~تو مغرب مین دست دگر ہے دراز~~

جو پوچہا تو حضرت نے ہمسے کہا ۔ ہوا مجہہ نافذ جو حکم خدا

اسی طرح اسکو مسخر کیا ۔ ملی حکم حق کا ہے فرمان روا

فرشتہ یہی ہے شب و روز کا ۔ موکل یہی ہے شب و روز کا

اسی طرح اسکو رہیگا قیام ۔ قیامت تک اسکو رہیگا قیام

گئی بعد ازین لیکے او بجا ہوا ۔ ہے مسکن جہان قوم یاجوج کا

علی نے کیا ابر سے یہ خطاب ۔ کہ اہبط بنا بر جبل ای سحاب

اوتر آیا جو ابر زیر جبل ۔ اندہیرا تہا بیحد سر پر جبل

وہ تہا کوہ ظلمانی بیحد بلند ۔ سیاہی تہی بس سیاہی سنہ خند

دیا غو من الی ہستی کو دخان ۔ بہت قوم یاجوج دیکہی وہان

جو دیکہا کثرت تعجب ہوا ۔ باضاف خلقت تعجب ہوا

جو اک صنف تہے جسن گنکو طویل ۔ تو از صفا تہے وہی کہ ضلالت سے میل

باقسام سہ صنف انکو لکہا ۔ بیان صنف اول کا جنسے کیا

ازانجملہ

ازانجا پہ تہی جو کہ صنف دگر   وہ دفا مین سو گز تہے ای ہوش بیر
بکر عرضنین تہے یہہ ہفتاد گز   جو سو گز کے قد عرض ہفتاد گز

جو صنف سوم ہے سنو اوسکا حال   یہہ ہے حکمت خالق ذوالجلال
ہی اک گوش اوسکا مثال لحاف   دگر مثل بستر کے ہی خوش غلاف
ہوئے ہم علی سے جو حیران حال   دیا آپ نے یہہ جواب سوال
مین حاکم ہون اس جمع مخلوق کا   یہہ تابع ہی سب میرے مقدور کا
بحکم علی پہر تو بے اعتکاف   سو ای لگی ہمکو تا کوہ قاف

صعود و ورود بساط سوائی بر سر کوہ قاف بیان طلاطلات ان

غرض ہم نے دیکہا عجب کوہسار   وہ تہا سرخ یاقوت کا کوہسار
محیط ہے تمامی دنیا یہ کوہ   بخشا ہی اوسکو علو و شکوہ
فرشتہ بہی تہا اک سو کل وہان   متشکل بانسان تہا وہ بیگمان
ادا جو ہوا اوس سے ذات سلام   دیا آپ نے بہی جواب سلام
طلبگار حضرت سے رخصت کا تہا   کیے عرض طالب اجازت کا تہا
کہا آپ نے یہہ کہ مین ہو کون   جو ولی ہے تیرے وہ ظاہر کہون
دیا یہہ کہ تو ہے یدے مافی الضمیر   کہا اوسنے فرمای یا امیر
سمجہے تہے حضرت جو مافی الضمیر   یہہ گویا ہوئے تب خطاب اسیر
زیارت ہی بہائی کی مد نظر   اجازت تہا خواہان ہی تو ہوش سیر

دی حضرت نو پانی تھے ابھا یکے جا   تو بسم اللہ وہ کہکے ساھی ہوا

دیدن شجر دیگر و پرسیدن امام حسن علیہ السلام

اوسی طرح اک اور دیکھیا شجر   سنو بیان سے اصل نخل دکر
امام حسن نے کیا جو خطاب   دیا اس طرح سے شجر نے جواب
ہر اک نعت شبہ شہ ہو سخن   ہوئے رونق افروز شیر وطن
ادا کر کے اللہ کی وہ نماز   بہ تسبیح و تقدیس و سوز و گداز
چلے جانے گھوڑے پہ ہو کر سوار   ہتی قدموں سے حضرت کے مجھ پن بہار
چہل روز سے شاد دیناو تن   مجھے غم ہے اسکا کہ تن لف آگہن
نہیں ہوتے مجھ پر جو سایہ فگن   بدن وجہ مجھکو ہے رنج و محن
ہوا ہے جو حضرت سے مجھکو فراق   تو ہے زندگانی مجھے اپنی شاق
گرا مجھ پہ جب سے یہہ کوہ محن   تو سب گر گیا سر الملبوس تن
ابتی حضرت کے قدموں سے نشو و نما   کرے مجھکو ظل امامت سرا
یہہ گویا ہوئے شہ تیرا مدعا   کرین آپ شفقت کی اسپر نظر
علی نے جو ہاتھہ اوسکے اوپر ملا   وہ پھر شجر لگا کلمۂ طیبہ
محمد ہیں بے شک نبی الہ   علی جانشین و ولی الہ
محبتونکو انکی ہے راہ نجات   مخالف ہیں انکو وہ سیئات

ہو ۱

ہوا سبز و خرم وہ سارا شجر — طراوت لطافت ہوئی جلوہ گر
جو بیٹھے تھے ہم لوگ زیر شجر — ہوئی استراحت بزیر شجر
علی سے یہ تب عرض کرنے لگا — کہاں تک سمجھ کہ وہ فرشتہ گیا
تھے رطب اللسان یون وہ خالق کے نور — کیا ہم نے کل کوہ ظلمت عبور
فرشتہ کہ جو ہے موکل وہاں — اجازت دی ہم نے ہوا وہ رواں
یہ تب مردم حاضرین نے کہا — فرشتے بہی حضرت کے تابع ہیں کیا
ہیں محکوم حضرت کہ جب حکم دیں — تو اپنے مقاموں سے حرکت کریں
یہ فرمایا حضرت نے ای مومنین — قسم کند حق خالق عالمین
کئے جس نے پیدا زمین آسمان — ہے مخلوق جتنی جو کہ سارا جہان
نہیں انکن طاقت کہ حرکت کرین — علی سے یہ جب تک اجازت نہ لیں
جو بے اون سے یہ جنبش کرین — تو یہ صاعقہ قہر حق سے جلیں
مرے بعد ہونگے حسن اور حسین — یہ نور خدا جلوہ مشرقین
محمد ہیں مہدی ہے آخر زمان — ہیں قائم انہیں سے زمین آسمان
یہ آل محمد ہیں سب بے مثال — خدا داد انکا ہی جاہ و جلال
ہر اک حسن سے پاک اور طیبین — معطر خدا کے ہیں کچھ شک نہیں
ہر اک منتہو او امام زمان — اطاعت میں انکے زمین آسمان
جو حضرت نے پوچھا فرشتہ کا نام — تو گویا ہوئے یہ علیہ السلام

فرشتہ ہے یہہ موکل کو دماف — ہی ہر فاضل نام ابنے اصناف
یہہ پوچھا انہوانے وصی رسول — ہوا کون سے وقت یہاں نزول
کہا سب کرو اپنی انکہونکو بند — کیا حکم حضرت سے انکہونکو بند
دیا حکم حضرت نے بار دگر — ذرا دیکہو انکہونکو تم کہول کر
یہہ دیکہا کہ ہیں ہم ملک دگر — تحیر ہوا سبکو اور بیشتر
کہا سب نے یہہ ہی نصیر تحیب — عجب در عجب ہے یہہ قدرت عجیب
یہہ گویا ہوئے صاحب ذوالفقار — مجہے فائض روح یہہ ہی اختیار
تمہیں علم کوئین اس سے کچہہ وقفیت — کسیکو نہیں اس سے کچہہ وقفیت
سوا اسکے یہہ بہی ہو تمپر عیان — ہیں ہوں بندہ خالق دو جہان
جو ہیں اور مخلوق رب قدیر — علی بہی ہے اونکی مثال و نظیر
جو ہی اکل و شرب اور خواب و نکاح — مروج ہے جو کچہہ باہل صلاح
جو بندے کہ خالق کے ہیں اور دگر — علی بہی ہے اونہیں سے فرد بشر
کیا ہیں نے اسکو یہیں ختم تمام — سنیں اور عجائب کو کل خاص و عام

بیان اسم اعظم باری تعالی اور تشریف لیجانا حضرت کا اوس باغ میں کہ جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام بالائے تخت بستر خوابیدہ تہے

بکوش دل اسکو سنیں شیخ و شاب — یہہ فرما گئے ہیں رسالتماب
مدینہ ہیں علم لدنی کا ہوں — خزینہ ہیں علم لدنی کا ہوں

اوسی شہر عرفان کے در ہین علی — رہ دین ہدایت کے راہبر ہین علی
جو ہووے اہل شہر از شیخ و شباب — علی سے ملے تا کہ ہو بار یاب
حدیث نبی سے ہین باب علوم — رہا نیز تہے لب لباب علوم
ہوے موجزن جو بحار علوم — تو گویا ہوے راز دار علوم
کرون علم کا اپنے اندک بیان — نہین زیادہ کہنے کی طاقت کہان
سمجھہ لو اسے تم بعقل سلیم — جو اسمائے حق ہین اسم عظیم
ہین ہفتاد و دو اوسکے جملہ حروف — یہہ ہین اسم اعظم کے جملہ حروف
اسی اعظم کا یہہ تہا اثر — کہ جب آصف برخیا خوش سیر
اوٹہا لائے تہے تخت بلقیس کو — نہ تہی کچہہ خبر اسکی بلقیس کو
نہ کچہہ دیر گذری بچشم زدن — گئے اور آئے بچشم زدن
تہا اک حرف اعظم سلیمان کے پاس — صفات جملہ حرفونکے ہین بقیاس
یہہ فرمایا حضرت نے بت بعد ازین — خدا کی صفاتو تنہا احصی نہین
جو ہی علم غیب اوسکو کوئی نہین جانتا — وہ ہی علم مخصوص ذات خدا
کوئی معترف کوئی منکر ہوا — نہ پہچانا جسنے وہ کافر ہوا
یہہ سب جانتے ہین صغیر و کبیر — کہ ہون ہین سبھی اک ہو منہ کا اہر
مخاطب ہوے پہر بسوئے سحاب — کہ ہو بجا دے اوہین یا عینی ای سحاب

سفر کا جس سے ہو دل باغ باغ — گل اغوانی ہیں جس کے چراغ

ہیں دنیا و دین کے جو رہبر امام — تو جا بہو کہے اوسمن علیہ السلام

یہہ دیکہا کہ دو مته کے درمیان — نماز حقکی پڑہتا ہی اک نوجوان

جو پوچھا تو کویا ہوئے یون علی — برادر ہیں میرے یہہ صالح بنی

یہہ دو مته رہن ہیں ایکے مان باپکی — یہہ ہیں تہر بستیں ایکے مان باپکی

جو صالح نے دیکہا سو مومنین — تو بیتاب ہو دوڑے سر صالحین

علی سے ملے وہ بصد اشتیاق — بغل گیر باہم بصد اشتیاق

شکایت کی رونے لگے زار زار — تسلی دی اونکو ہنو بیقرار

یہہ پریشان ہوئے حاضرین آگے سے — کہ روتے ہیں صالح نبی کسلئے

یہہ فرمایا پریشان ہو تم اے حسن — جو صالح سے پوچھا کہا یہہ سخن

علی ولی بہترین بشر — یہان آتے ہر روز وقت سحر

ادا کرتے ہر روز باہم نماز — پڑہا کرتے ہم دونون باہم نماز

عبادت میں جھکتے ہی جو ارتباط — تو ہوتا تہا مجکو حصول النشاط

جو دس دن سے تشریف لائے نہین — نشاط نہ تہی تہا میں اندوہگین

حسن نے علی سے کیا التماس — تہا موجود ہر دم میں جعفر کے پاس

نہ یہہ راز مخفی ہو اے جیبہ باز — پڑہی ساتہ صالح کے کس دن نماز

کسی نے بھی اسکی نپائی خبر — عجب ہے عجب اسمین ہے بیشتر

یہ گویا ہوئے تب جناب امیر — سلیمان نکا دیکھو گے تخت و سریر

عجایب غرایب کی سیر کرو — سلیمان نبی کی زیارت کرو

کیا عرض سب نے کہ چلئے ولی — ہمن مشتاق ہیں آرزوئے دلی

اوٹھے اود چلے غوث ولایت پناہ — تمے سب پچھے آگے ہدایت پناہ

گئے ناگہان اک نیستان منے — تو دیکھے عجایب گلستان منے

ہوا تھا نہ اوسمین کسیکا گذر — گیا تھا نہ جنجابہ کوئی بشر

مسرت سے طایر ہوئے نغمہ زن — ہوئے سر بسر حضرت کے سایہ فگن

کسی نے نہ منزل او سکیے دیکھا سنا — نظر آئی اک شان رب علا

تعلق کہ زمانہ آئی نسیم — تو خوشبو نین پھولوں کی لائی نسیم

گل و غنچہ سبزہ چمن در چمن — شگفتہ گل لستہرن نسترن

ہوا اس سبی تھی جو اوسکی شمیم — تو نزہت پھیلی تھی اوسکی شمیم

گل ارغوان یا چراغ بہشت — جو دیکھے کہے ہی یہ باغ بہشت

درختو کئی بہ کشمکش سدگر — ہم آغوش باہم سحر با شجر

مسلسل ہتیں انہار آب روان — تو مرغان خوش لہجہ شیرین زبان

فواکہ سے ہر اک بہرا تہا شجر — ہوا سے ہر اک جھومتا تہا شجر

جو طائر تھے اوس باغ میں بیشتر   پڑی اونکی جب دم علی پر نظر
خوشی سیتی وو کرتے تھے شور و شغف   لیا گھیر حضرت کو چاروں طرف
پر و بال اونکے تھے سب پاک و صاف   علی کا وہ کرتے تھے باہم طواف
تھا فیروزی باغ میں ایک تخت   جو ان اوپر سوتا تھا اک نیک بخت
رکھے ہاتھ سینہ پہ تھا خوش سیر   تھے وو مار پائین و بالائے سر
سر و پا کی جانب جو ثعبان تھے   سلیمان نبی کے نگہبان تھے
خدا ہے یہ تو مشفق و مہربان   جو موذی ہیں اونکو کرے پاسبان
سلیمان نبی تھے جو عالی مقام   نبوت خلافت میں با احتشام
جو عقبی کی جانب سیتی رو براہ   تو اس باغ میں اونکی ہی خوابگاہ
جو سانپوں نے حضرت کے دیکھے قدم   تو وو لوٹتے آئے جو تے قدم
سنو اب بیان سے سلیمان کا حال   یہہ ہی بندہ خاص نیز اونکا حال
محبت تیں خسروانی دیا   سبھی طرحہ کامرانی دیا
خدا جس سے راضی و خوشنود ہے   اوسی دین و دنیا کی بہبود ہی
یہہ ہے شوکت صوری و معنوی   یہہ ہی عظمت صوری و معنوی
سو از بندگانکا جو خرگاہ   تو یہہ باغ اونکا ہوا خوابگاہ
یہہ تھے ان خدا دو عالی مقام   کہ دن نخستین انکو حق نے تمام

ہوا

ہوئی ملتمس حاضرین یا امیر — کرو کشف اس راز کو یا امیر

یہہ ہی کون یا رب یہہ نیکبخت — جوان جو کہ سوتا ہے بالائے تخت

علی نے کیا تب یہہ ہم سے کلام — یہی ہیں سلیمان علیہ السلام

علی جو کہ پہنے تہے انگشتری — اوتاری علی نے وہ انگشتری

سلیمان کی اونگلی میں دی وہ پہنا — تو قم باذن اللہ زبان سے کہا

اوسی وقت اوٹہے سلیمان نبی — تو گویا ہوئے یہہ سلیمان نبی

بقلب و لسان ہوں میں اسکا گواہ — نہین ہے سوا اوسکے کوئی الہ

پرستش کے قابل ہے اور لاشریک — کہ ذات اوسکی ہے وحدہ لاشریک

محمد ہیں اوسکے نبی و رسول — کہ ہیں جو کہ سراج اہل قبول

وہ ہیں رہنما سب دین حق — وہ ہیں رائج دین و آئین حق

سوا اون کے سب دین باطل ہیں سب — جو منکر ہیں گمراہ و جاہل ہیں سب

ضلالت میں ہیں کافر و مشرکین — اونہیں دین سے کوئی بہرہ نہین

و کر ہوں گواہ اسکا میں بالیقین — وصی نبی تم ہو اور جانشین

کیا تہا خدا سے جو میں نے سوال — کہ بے سلطنت تہا وہ میرا سوال

نہ تہا اوس میں ہرگز کوئی واسطہ — تہی اوس میں بس نبی و علی واسطہ

کیا مجکو خالق نے جو کچہہ عطا — طلب وہ تمہاری محبت کا تہا

دیا ملک اور سلطنت کی عطا — کسیکو نہ یہہ سلطنت کی عطا

محبت تھی آل نبی کی شفیع — کہ مجکو دیا تھا یہہ رتبہ رفیع

ہوئی مجھپہ جو رحمت ذوالمنن

یہہ ہے ثمرہ الفت پنج تن

کیا آپ نے چند ساعت قیام — بنہر و سلیمان علیہ السلام

زیارت کی پہلے سلیمان کی — تو کی سیر سارے گلستانکی

وداع ہو کے ہونے لگے بازگشت — سلیمان نے مڑکر یہہ کی بازگشت

کیا عرض یہہ نے کہ جھکے ولی — یقین ہے کہ ہو آپ پیر جلی

وہ کیا ہے کہ جو ہی یکہ کوہ قاف — کہا یہہ بھی مجھسے تو صاف صاف

ہین چالیس عالم پس کوہ قاف — صدا قسمین انکے نہ سمجھو خلاف

یہہ دنیا کہ ہم سب ہین جسمین مکین — ہر عالم ہے اوسکا مساوی این

مجھے علم ہے کوہ کے ماسوا — تمامی دنیا کو ہون جانتا

محول ہے مجھپر یہہ بعد رسول — مین ہون حافظ و ناصر ہر اصول

سری حملہ اولاد ہوگی حفظ — علوم شریعت کی ہوگی حفیظ

قیامت کے دن تک با آخر زمان — مروج رہے تا با آخر زمان

رہ آسمانو نکا دانا ہو مین — زمین کی بھی راہو نکا دانا ہو مین

مگر اسم پاک الہی ہو مین — کہ مکنون و مخزون الہی ہو مین

خدا کی ہے قدرت کا مجھسے ظہور — ہے اسمائے حسنیٰ کا مجھسے ظہور

اون

15

اون اسماسے جو اشنا ہو زبان ۔ اثر ہو اجابت کا فوراً عیان

او سکے ہیں اسمائے اعظم میں ہم ۔ کیا عرش و کرسی یہ جنکو رقم

خدا اسما مگر اسم اعظم سو ہیں ۔ بہشت اور دوزخ کا قاسم سو ہیں

ہو اچھے سے تعلیم کرو بیان ۔ جو ہیں بیچ اونکو میں ورد زبان

ہے شرح سو ہیں اوسکی تحمید کا ۔ مفسر سو ہیں اوسکی توحید کا

وو کلمہ ہوں ہے جو کہ اصل اصولی ۔ ہوئی جس سے آدم کی توبہ قبول

میں عالم علوم عجیبہ کا ہوں ۔ میں واقف رموز غریبہ کا ہوں

یہ ہی اسم اعظم کی برکت شگرف ۔ لکھو برگ زیتونپہ گر ایک حرف

نہ آتش میں اوسکو ہو ضرر مرد کی ۔ طراوت میں ہو کچھ نہ ضرر مرد کی

شب و روز میں ہے جو یہ روشنی ۔ سمارے ہی ناموں کی ہے روشنی

ہوا انہیں ناموں کا جو اثر تمام ۔ ہوا بے ستون ہر فلک کو قیام

سر مے زمیں نقش جب دم کیا ۔ مسطح ہوئی اور سینہ کشا

سر وے ہوا عرضہ کیا ان کو دم ۔ تو حرکت میں آئی ہوئی ہر قدم

سر رعد و برق انکو جب دم لکھا ۔ چمک برق میں رعد خاشع ہوا

ہوا نقش جبہہ سرافیل سما ۔ تو سبوح و قدوس اوسنے کہا

یہ فرما کے کلمات معجز نظام ۔ کیا بند اپکن کرداب تمام

کہا شہر کہ ہاں کر دو انکھو نکو باز ۔ کہ ظاہر ہوں خالق کے راز و نیاز

جو دیکھا تو قد انکا اٹھا یہا   ہویدا انیا شہر و بازار تہا

تھے قصر رفیع اور معمور تھے   زن و مرد سب وہاں کے مغرور تھے

کہاں اسقدا سکے قامت بلند   شجر اسمان سا نہایت بلند

زبان مبارک سے تب یہ کہا   یہ گمراہ ہے زمرہ اشقیا

یہ مردود و گمراہ ہی قوم عاد   عناد انکو اسلام سے کفر سے اتحاد

ہیں دین و ایمان سے کچھ بہرہ ور   ہیں کچھ فنا سکا انکو خطر

ہتی اباد ہی شہر ہتان انکی کمال   کہ میں لے بنا بند رب ذو الجلال

قلع اور قمع انکا اب کیا   کہ باقی ہے اس شہر میں انکی جا

ہمیں سبی ہوا اس حال سے اگہی   کہ مردود و جہول ہیں یہ سبہی

ارادہ ہے میرا کروں کارزار   دکھاوں انہیں جوہر ذو الفقار

یہ کو یا ہوئے قوم سے بو تراب   کہ ایمان لاو خدا پر شتاب

رسالت کرو مصطفی کی قبول   نہ دعوت کسی کی حق کی قبول

نہ ایمان لائے جو وہ بے حیا   ~~تو تلوار سے کشتہ ان کو کیا~~

تو تا ذوف طاری

جو حضرت نے دیکھا ہماری طرف   ~~تھے حالات اضطرار تو ما ربطرف~~

پھر اسطرح کو شہ اولیا   تو سینو پنہ دست مبارک پلا

ہیں خوف جو بنا وہ زائل ہوا   تو پھر زخ ہنو سے قوم جاہل کیا

یلی

کہا اون سے ایمان لاؤ ابھی — نہیں قتل ہو جاوگے تم سبھی
نہ ایمان لائے جو وہ قوم عاد — ہوا غیظ شیر الٰہی زیاد
ہوا صاعقہ اک وہیں سے پدید — صدا پر خطر تھی وہیں سے پدید
کہے تو گرا آسمان ہر زمین — وہاں سب پہاڑوں کی سخن ملین
بہت سخت کی آپ نے کارزار — کیا قتل سبکو با انجام کار
ہوئے فارغ اس سے جو شاہ نجف — ہوا شور و غل جنگ کا ہر طرف
علی سے کیا ہمنے یہ التماس — کرو بازگشت وطن حق شناس
وطن میں ہمیں آپ پہونچائیے — توقف زیادہ نہ فرمائیے
نہیں ہم میں طاقت کہ اے حق کے نور — کہ انکھوں سے دیکھیں ہم ایسے امور
جو کچھ ہمنے دیکھا ہے اے بو تراب — سوا آپ کے دیکھیں نہیں ہم میں تاب
اشارے سے حضرت کے اے اصحاب — ہوئے ہم سوار اوپہ فوج سحاب
ہوا سے کیا آپ نے جو کلام — تو پہونچی ہوا تا ربع التمام
یہ دنیا ہتی نظروں میں مثل درم — تو آئے بیک لمحہ منزل پہ ہم
جہاں سے کہ ہمنے کیا تہا سفر — وہ تہا خاص حضرت کا جائے مقر
جو منزل پہ آئے سبہ مومنان — موذن نے ظہر کی تب اذان
دم صبح نکلا نہ تہا آفتاب — کہ بیٹھے تھے سب ہم بر بساط سحاب
ہوی بیچ ساعتیں وہ راہ طی — کہ جو راہ ہمیں سالہ کی تھی

تعجب میں تھے یہ موسیٰ نبین — تو گویا ہوئے یوں امام مبین

قسم ہے بتوحید یزدان پاک — ہے قبضہ میں جسکے مری جان پاک

میں مظہر ہوں عجیبہ کا ہوں — میں مظہر ہوں غریبہ کا ہوں

جو چاہوں میں یک لمحہ میں ناگہاں — تو کہہ لاؤں طبقات کل آسمان

خدا کا وہ مجھپر ہے فضل و کرم — کروں شکر جسکا کہ ہر دم ہے دم

یہ ہی رحمت خاص رب علا — یہ ہے بخشش خاص خیر الوریٰ

ولی خدا ہوں وصی نبی — انہیں کی وجہ سے یہ نعمت ملی

مجھے لوگ اکثر نہیں جانتے — وہ عظمت کو میری نہیں مانتے

جو ہوں زندگی وجہ بعد از نبی — بحکم خدا ہوں وصی نبی

جو سلمان نے دیکھیے یہ آیات حق — تو کہنے لگے وہ یہ کلمات حق کلما

ہیں بے شبہ حضرت وصی نبی — جو شک لائے وہ ہی لعنی ہیں

ہیں سینہ میں حضرت کے کنج علوم — میسر یہ کسکو ہیں کنج علوم

نبی شہر علم آپ اوسکے ہیں در — نہ جانے جو اسکو وہ ہی بے بصر

نہیں ہے بجز در کے راہ دگر
وہ گمرہ ہے چھوڑے نبی کا جو در

کتاب سیاست اسلامیہ انتخاب اصول دینیہ منظوم و موسوم بہ لمعات کربلا بہ بیان
مصائب بتحت حاملان رنج و بلا رہ روان جادۂ تسلیم و رضا اشک ریزی قلم محمد
حیدر حسین خان المتخلص ببسمل در اولاد عمدۃ الملک نواب اسلام خان مشہدی
الرضوی وزیر شاہ جہانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو دل کو ہی محبوب حمد خدا | زبان کو ہے مرغوب حمد خدا
خداوند بے مثل و فرد واحد | کہی وصف خالق کی پائی نہ حد
یہہ قدرت اوسکی ہے سب جلوہ گر | فلک پر جو تابان ہین شمس و قمر
شب ہے کہی گاہ دیجور ہی | کہی رات کہہ جلوہ نور ہی
یہہ سب اوسکی قدرت کا اظہار ہے | جہان دیکہو اوسکا گل و خار ہے
ہے خلاق عالم وہی ذوالجلال | تصور سے باہر ہین اوسکے کمال
یہہ اولاد آدم کو رتبہ دیا | بروے زمین ہین جو فرمان روا
بیان کیا ہو اوسکی کرم گستری | ہین اوسکے احسان سبہی کو بری
کیا صرف رحمت کو کیا بیدریغ | جسے چاہا اوسکو دیا بیدریغ
مرے دلمین ہے چشمہ زمزمی | روانی مین اسکے نہوگی کمی

زبان موج دریائے حمد خدا — بیان شور افزائے حمد خدا
یہ ہے رحمت خالق دو جہان — کیا گنج دلین اسکو نہان
بجا لاوین حمد پروردگار — ہر ساعت و وقت و لیل و نہار
ملک سبحہ خوان اوسکی تقدیس مین — ثنا اوسکی ہستی کی تدریس مین
ہزاران بہت طایر خوش گلو — چہکتے ہین ہر صبح کو چار سو
اوسکی یہہ کرتے ہین حمد و ثنا — کیا باغ دنیا کو جسنے ہرا
درختونکو خلعت دیا اخضری — گلون مین ہے خوشبو جسنے بہری
جہ خوش رنگ دی ہے قبائے حریر — معطر سراپا قبائے عبیر
ہر اک بحر مین اوسکی امکا زور — زمین پر روان ہین بصد زور و شور
جہ عرش و جہ کرسی جہ لوح و قلم — جہ افلاک و انجم جہ دیر و حرم
جہ جن و جہ انس جہ حور و پری — یہ ہی اوسکی قدرت کی جلوہ گری
عجب نقشہ کہا بکلک کمال — تصور مین جسکے ہی عاجز خیال
کیا اپنی حکمت کا کیا کیا ثبوت — دیا اپنی قدرت کا کیا کیا ثبوت
ہمیشہ سے وہ کو سرمدی — دکہاتا ہے قدرت کی اپنی خودی
نہ مان باپ اوسکے نہ کوئی پسر — خود ہی اپنی قدرتسے ہی جلوہ گر
قدیم و قدیر حی و قیوم ہے — سوا اوسکے جو کچہ ہے معدوم ہے
نہین حمد خالق کا ایسا سخن — نہین ملتا اسکا کنارا سخن

وہ دریا ہی یہ جسکا ساحل نہین
~~کرے اسکا حاصل کوئی ایسا کامل نہین~~

بسیط و وسیع ہی یہ بحر عمیق
ہوئے اسمین لاکھون شناور غریق

ہر بیائے وحدت دُرِ سرمدی
دو عالم ہین یکتا دُرِ سرمدی

ازل تا ابد اور ہے لامکان
گذرگاہ اوسکا دلِ عارفان

سہر دار پر ہو اگر حق شناس
نہ خالقکا ہو ویلے وہ حمد و سپاس

طلبگار حق ہے سہیل حزین
ملے اسکو بہی درجۂ صالحین

ائمہ کے ہمراہ محشور ہو
دعا اسکی مقبول و منظور ہو

اسے کربلا مین ہو مدفن نصیب
کمال ترحم جو ہو دشت امین نصیب

در نعت جناب محمد مصطفی محبوب کبریا شفیع روز جزا صلی اللہ علیہ و آلہ

ہی مداح دل شاہ لولاک کا
کہ سایہ ہی جو ایزد پاک کا

تہا ظل خدا قامت احمدی
بیان کس سے ہو شوکت احمدی

ہی کونین کو جس سے من و امان
شفیع و گنہ شوئے کل عاصیان

دیا حق نے جو تاج پیغمبری
شریعت سے کی دین کی رہبری

دیا اکمول آیت یہ باب بہشت
کئے سکو تعلیم و آب بہشت

ہین سرتاج کل انبیائے کرام
اطاعت مین انکے ہے دار السلام

مطیع خدا او مطیع رسول
وہی خاص بندے ہین اہل قبول

خدا و نبی سے ہے جو منحرف ۔۔۔ وہ ہے حلقۂ دین سے منحرف

یہ فرما گئے ہیں رسالت پناہ ۔۔۔ بتائی یہ سبکو ہدایت کی راہ

مرے بعد دین میں ہیں دو بڑے ثقل ۔۔۔ بدل جائیں تم سب کے علم و عمل

وصیت مری گوش دل سے سنو ۔۔۔ نہ تم طمع دنیا میں گمراہ ہو

ہیں عترت مری اور صحف جلیل ۔۔۔ یہ ہیں ایک سے ایک بڑھکر ثقل

جو ایک ان میں گویا تو اک ہے خموش ۔۔۔ کرو پیروی انکی ای اہل ہوش

برابر ہیں رتبہ میں کمتر نہیں ۔۔۔ سوا انکے ہادی و رہبر نہیں

کروگے جو دونو کی تم پیروی ۔۔۔ کبھی تم پہ شیطان نہوگا قوی

مرے حکم کے جو کریگا خلاف ۔۔۔ نہ تابع ہوا اور ہوا ہے انحراف

خلاف شرع ہوگا اوسکا عمل ۔۔۔ نہ مقبول حق ہوگا اوسکا عمل

ہو کوثر پہ جسدم کہ میرا ورود ۔۔۔ مرے پاس ہونگے یہ اہل شہود

بیان مراتب و مناقب علی مرتضی وصی و جانشین جناب محمد مصطفی ؐ

لکھوں کیا میں وصف علی ولی ۔۔۔ ہیں مخصوص وصف علیؑ ولی

یہ اسلام کے ہیں ستون و عماد ۔۔۔ وہ گمرہ ہے رکھے جو ان سے عناد

یہ ایمان کی جڑ ہیں بنیاد ہیں ۔۔۔ شریعت طریقت کے استاد ہیں

فضائل ہیں حضرت کے مثل خلیل ۔۔۔ یہ ہیں قاسم کوثر و سلسبیل

ہر اک معرکہ میں ہیں بے خطر ۔۔۔ پیمبرؐ کے ہوتے تھے سینہ سپر

جہاد و مین ہر جا بڑہایا قدم ‌‌ نہ میدان سے کا ھے ہٹایا قدم
چچازاد حضرت کے یہہ ہین اخی ‌‌ ہوے وار و نامی شجاع و سخی
شجاعت بہی رستمکی بہان کر دہتی ‌‌ سخاوت بہی حاتمکی بہان کر دیتی
ملقب بالقاب شیر خدا ‌‌ حقیقتمین تہے آپ شیر خدا
خصائل ہین حضرت کے ایسے جمیل ‌‌ ہو جو ہر نما جیسے تیغ اصیل
کبہی رزمگہ سے نہ پس پا ہوے ‌‌ شجاعتمین بے مثل و یکتا ہوے
سخاوت مروت بہتی بے انتہا ‌‌ کہ قاتل کو بہی جام شربت دیا
ہوے تارک لذت دنیوی ‌‌ نہ رکہتے تہے کچہہ دولت دنیوی
تہے مسجد مین کوفہ کے وہ حق گزین ‌‌ نہ کہاتے تہے جز خشک نان جوین
ہرے منکسر تہے سلیمان حشم ‌‌ کیا نفس امارہ زیر قدم
یہہ فرماتے تہے خود رسول انام ‌‌ علی مین ہین اوصاف عالی تمام
جہ آدم صفی و جہ نوح و خلیل ‌‌ کلیم و مسیح انبیائے جلیل
علی مین ہین اوصاف انکے تمام ‌‌ یہہ ہین بندہ خاص رب انام
نہ دیکہا ہو دنیا میں جسنے اونہین

در تعریف و توصیف با اوصاف مجموع وہ دیکہلے انہین ال و اصحاب آنحضرت ص
بیان کیا ہون اوصاف آل نبی ‌‌ ہر اک جس سے پاک آل نبی
علی فاطمہ اور حسین و حسن ‌‌ ہین آل عبا خاصہ ذوالمنن

بہی عرش اعظم کے ہیں زیب و زین | یہی جملہ عالم کے ہیں زیب و زین
جہان نام ہے ان کے روشن ہوا | ملا انسے جو پاک دامن ہوا
بنے سب ہیں آثار اہل بہشت | یہہ منتک ہیں سردار اہل بہشت
صحابہ جو تھے دوستان رسول | مطیع خدا تابعان رسول
ہیں انکی بخشش میں کوئی کلام | ہے جنت اونکی خود اونکا دار السلام

مگر مجکو کہنا ہے یہہ فرض مین

در بیان اخلاق حکیم نظیر کہ ہیں دور رحمی کل عدوے حسین حسن خان صاحب انریری مجسٹریٹ

حلیم و خردمند و عالی نسب | ہیں آراستہ جو بعلم و ادب
سر نامہ جنکے ہے لفظ نظیر | صفات حسن سے ہیں روشن ضمیر
خطاب علو مرتبت ہو عیان | اگر خان بہادر ہو تو ام بیان
بہ بخت و باقبال و با فر و شان | سرافراز و ممتاز ہیں بے گمان
بفہم و فراست ہیں با اقتدار | بخلق و کرم حیدرہ روزگار
اطبا ہیں یونانی میں نامور | مثال انکے کوئی ہیں ڈاکٹر
ہی تشخیص امراضین ہی کمال | ہیں شہر میں آج انکی مثال
جو ہی خسرو شاہی کی دار الشفا | ہے مشہور یونانی دار الشفا
یہہ سرکار نے کی کرم گستری | اطبا یونانی کی دی افسری
سنو وہ صفات ہیں جو سر و علن | تو راضی ہیں سب ان سے سر و علن

امور جزو و کل مین ہے انتظام — ہنر اور احسنت کرتے ہین کام

شفا خانہ جملہ امراض ہے — دوا خانہ جملہ امراض ہے

ہزار عورتین سے عالی صفات — تو مرضاء غربا پہ ہے التفات

توجہ سے کرتے ہین سبکا علاج — کیا اونکو اچھا جو تھے لا علاج

مریضونکا ہر روز ہے ازدہام

ہی دار الشفا مرجع خاص و عام

در بیان تنظیم این کتاب

پڑی اک رسالہ پہ میری نظر — کہ ہے نثر اردو مین وہ سر بسر

مصنف مگر اسکا انگریز ہے — ہر اک فقرہ اسکا غم آمیز ہے

مگر حقکا گویا ہے یہ فلسفی — تصدیق لکھتا ہے یہ فلسفی

مورخ ہے یہ ایک روشن خیال — طبیعت مین انصاف روشن خیال

تواریخ دیکھین جو اسلام کی — تو یہ کیفیت لکھی اسلام کی

تواریخ کل کا کیا انتخاب — لکھا اونسے وہ ہی جو لب لباب

ہوا ترجمہ اسکا اردو مین جب — تو مطبوع و شائع ہوا با ادب

خدا کی یہ حکمت کا دیکھو ظہور — کہ ظلمات سے یہ ہویدا ہی نور

یہ ایمان کا لو زیب رسا ہوا — کہ باطل کو چھوڑ حقکا گویا ہوا

مضامین دلسوز ہین دردمند — ہی مقبول اونکو جو ہین حق پسند

ہوا ناظم اسکا سہیل حقیر — کہ طینت مین جسکے ہی تخم کا خمیر

کروں شکر خالق کا کیا میں ادا
دیا ہے مجھے ورثہ انبیا

نسیم و ریخ کا مجھ پہ احسان ہی
ہمیشہ سے میرا یہ مہمان ہی

یہ ہی عہد طفلی سے میرا رفیق
یہ ماں باپ سے ہی زیادہ شفیق

خدا کی یہ مجھ پر عنایات ہی
مسلّم مجھے ملک ابیات ہی

اوسے قدر نظم ہی جو ممکن ہے
یہی نظم چراغ ردون سے

سنو کونسی دل سے بیان ہیں
کہ ہے شمع عرفان زبان ہیں

سر خامہ سے ہے یہ عنبر فشان
سیہ اشک نظم سے ہے گوہر فشان

ہیں فارسی کا کوئی قدر دان
مروج ہوئی جب سے اردو زبان

لکھے اوسنے وہ کہہ کہ ہیں واقعات
بیان اونکا ہوتا ہے انکو خوش صفات

نواسے محمدؐ کے جو ہیں حسنؑ
علی فاطمہ کے ہیں یہ نور عین

تھے حضرت حسن جیسے کہ عمدہ صفات
نہ تھے اور کسی میں یہ عمدہ صفات

عمر کے گرامی بڑے نامور
شجاع و سخی و بڑے نامور

شجاعت ہے ورثہ میں انکو ملی
ابوئے گرامی ہیں انکے علی

شریعت کے احکام سے باخبر
سبھی اہل اسلام میں معتبر

صفت جو سخاوت کی محبوب ہے
ہر اک دل کو محبوب و مرغوب ہے

اسی اعلی صفت سے تھے زیب و زین
رسول خدا کے نواسے حسنؑ

فصیح اللسان اور عذب البیان
نہایت خوش اخلاق اور خوش بیان

کتب میں مخالف کے یہہ ھی رقم ۔ کہ ہے سبط نبی بسکہ بنا و شتیم
مسلمان سمجھتے تھے اچھا انہیں ۔ خوارج بھی کہتے تھے اچھا انہیں
اب امّ کو انکے جو کہتے برا ۔ مگر مدح خوان انکے تھے برملا
مورخ نے لکھا ہے یہہ صاف صاف ۔ تعصب کو چھوڑ اوسنے لکھا ہی صاف
طبیعت میں انصاف او حق نہیں ۔ ھی عیسائی مذہب میں وہ تابعین
جو ہیں خاص کر شیعیان علی ۔ بجان و بدل یا اعانِ علی
ہے سبط نبی سے وہی اعتقاد ۔ نصارا کو عیسی سے ہے جو اعتقاد
مسیح کی شفاعت کے قایل ہیں ہم ۔ محبت میں عیسی کے کامل ہیں ہم
او ٹہاتی ہیں عیسائی جو زحمتیں ۔ کہ بے مفوہت ہیں یہہ زحمتیں
اسی طرح سب عاشقان حسین ۔ عزادار اور رتبہ دانِ حسین
عقیدت کے جادہ پہ ہیں مستقیم ۔ ہیں بیشک خدا انکے رتبہ عظیم
شہادت کا رتبہ جو پایا رفیع ۔ کنہ کار امت کے ہونگے شفیع
کرے اسطرح بحث قایل و دلیل ۔ نہ انکار کے ہو جو قایل دلیل
وہ یہہ ھی کہ بیشک امام حسین ۔ علوے مدارج میں با زیب و زین
سیاست میں یکتا تھے اور فرد تھے ۔ دیانت میں بے مثل اور فرد تھے
سیاست جو کی آپ نے اختیار ۔ کسی نے نفرمای وہ اختیار
وہ یہہ ھی کہ بیشک بصدق و یقین ۔ کسی پر مصیبت یہہ گذری نہیں

[illegible]

ہین مجموعہ جملہ محامد حسین
بدرجات عالی مصاعد حسین

بنے والد جو ان کے علی ولی
حکیم و حلیم و خفی و جلی

زمانہ کے حکما سے وہ تھے نہ کم
وہ مخصوص حکمت تھے عالی علم

جو بسیط بنی ہے کہ ظاہر ہوئے
کسی اور سے وہ نہ ظاہر ہوئے

عرب کی تواریخین دیکھو ذرا
تو حالات مخفی سب اونکے ہوں وا

زمان جہالت مین کیا تھے عرب
وفادار یا بیوفا تھے عرب

امیہ و ہاشم تھے دونوں اخی
یہ اک باپ کے بیٹے دونوں اخی

یہ دونوں تھے فرزند عبد مناف
تھا اسلام سے پہلے ان مین خلاف

خصومت عداوت تھی جنگ و جدل
چچا زاد اخوان مین جنگ و جدل

یہ دونوں قبیلہ تھی بس محترم
ریاست مین تھے دونوں بس محترم

امیہ کی اولاد کو اقتدار
ریاست کے باعث سے تھا اعتبار

مگر ہاشمی علم مین مقتدر
تھے خدمات کعبہ سے بھی مفتخر

یہ خدمت ہی اب تک مسلم ہین
مفوض ہی یہہ امر اعظم انہین

جو ہین حاکم مکہ وہ ہین شریف
سوا ہاشمی کے نہین ہی شریف

ریاست ہی روحانی اس سے گراو
یہ خدام کعبہ مین با اعتماد

ہوا رایت نزع جو ارتفاع
نفاق اور کدورت کی بینی شجاع

ہوئی جنگ دعوتوں مین حسد سے سوا
۳ محمد نے مکہ کو فتح کیا

امیہ کی اولاد جملہ قریش — مطیع محمد تھے جملہ قریش
جو تھے ہاشمی ہو گیے مستطیع — امیہ کی اولاد سب تھی مطیع
دلوں میں بھڑکتی تھی نار حسد — عوض اسکا لیں ایں کرتے تھے کد
نہ موقع ملا لیتے جو انتقام — یہہ تھا کینہ دیرینہ ولیکن تمام
نکالیں محمد کی رحلت ہوئی — دگرگونہ دنیا کی حالت ہوئی
تھا مکنون خاطر ہوا وہ حصول — ولی عہد ہوا ایکے توڑے اصول
ہوا کثرت رائے پر جانشین — ہوئے حق سے محروم ارباب دین
مخالف رہے آنا نہ موقع دیا — کہ ہو کثرت رائے اونمیں ہوا
نہ اجماع کو ہرگز ہوئی برہمی — بالآخر کو مغلوب تھے ہاشمی
جو حاصل ہوا یہہ مقام بلند — تو دنیا پرستوں میں تھے ارجمند
کیا قتل اوسکو ہوا جو خلاف — کیا حملہ سید و سادہونکو صاف
نبی کے جو خود بنگیے جانشین — ہوئے اہل دنیا ممد و معین
ہوی آل احمد تو گوشہ گزین — امیہ کی نسل رکن رکین
سوم کو حکومت مسلم ہوئی — امیہ کی اولاد حاکم ہوئی
ہوا نظم و نسق اونکا ہر جا تمام — حکومتمیں منصب ملی بالا تمام
جو ہاتھ آئی اسلام کی سلطنت — تو قائم ہوئی شانکی سلطنت
عداوت دلوں میں جو دیرینہ تھی — طبیعت کسی کی نہ بے کینہ تھی

کدورت

کدورت دلوں میں تھی اسکی جمی | پڑا دین میں سکّہ ہاشمی
ملے اونکو یہ رتبہ اُخروی | کریں اوسکی ہم لوگ سب پیروی
گروہ مسلمان ہوا جو کثیر | مضرت سمجھتے تھے روشن ضمیر
وہ دنیا کے سایہ سے باہر تھے | مخالف بدل گو بظاہر نہ تھے
وہ چاہتے تھے اسلام کو ہو فروغ | نہ زنہار اصنام کو ہو فروغ
وہ کرتے رہے دین کی پیروی | نکرتے تھے بیدین کی پیروی
ملا اونکو جو زیبہ عزّ و جاہ | ہوئے ہاشمیوں کے وہ بدخواہ
ترقی ہوئی جو بحد بے کمال | تو محکم کیا اپنا جاہ و جلال
تمرد ہوا سرکشی سے شروع | خلاف شرع حکم ہوتے شروع
بنی ہاشمی کا کیا یا شرف | تمسخر کا اونکو بنایا ہدف
علانیہ اونپر ہوئے طعنہ زن | جو تھے رہنما اونکے تھے بیخ کن
ہوئے اس سے آگاہ جو ہاشمی | کدورت دلوں میں بہی اونکے جمی
سوم کے جو حرکات دیکھے عجیب | طریق ہدایت سے وہ تھے ادیب
مسلمان سوم سے ہوئے برخلاف | کیا قتل اسے ہوئے برخلاف
ہو اکثرت رائے پر یہ اصول | علی کو کیا جانشین رسول
اُمیہ کی اولاد جو تھے کثیر | ہر اک کے ہوا اپنے خلاف ضمیر
یقین ہو گیا اور یہ دل نشین | کہ پھر ہاشمی ہونگے مسند نشین

ہوا جیسا سابق مین دور رسول ۴ / اوسی طرح پہر ہوگا دور رسول ۴

وہی مرتبہ ہوگا حاصل اہین / بڑا مرتبہ ہوگا حاصل اہین

بہت کیتی ہستی یہہ نار رشک و حسد / ہر اک دل مین تہی نار رشک و حسد

جو تہا معویہ حاکم ملک شام / وہ عرصہ سیے تہا حاکم ملک شام

تہا خلفا کی جانب سے وہ صوبہ دار / ہوا اوسکو حاصل بڑا اقتدار

بہت ہوشیار اور بہت دور بین / ملی اوسکو سرداری اہل کین

علی کی خلافت ہوی اوسکو شاق / تہا ستر و علن اوس سے ظاہر نفاق

کہ وہ مسلمان کو برہم کیا / فصاحت سے انسون اعظم کیا

رکہا قتل عثمان کا اتہام / علی کی لگا و تیہ کہینچی حسام

پڑا زمرہ مسلمین مین خلاف / وہ خود آیا میدان مین بہر مصاف

خبر مین جہالت کا آیا اصول ۳ / جو سابق مین تہا پہر وہ آیا اصول ۳

کہینچین تیغین اور جم گئی صف بصف / ہوا جنگ صفین کا شور و شغف

چلین تیغین کٹ کر گرے سر پہ سر / مگر جنگ سرد و نہ ہوتی تہی سر

بہیا بے بو ہین جنگ بیہم ہوئی / بہت فوج زخمی و بیدم ہوئی

علی ولی سے تہے اکثر خلاف / ہوا اونکو انکار رزم و مصاف

کہوں اسکے انجام کو گر بیان / تو ہو جا یگا طول ہو کا گران

بدین وجہہ کرتا ہون مین مختصر / ہوی سر نہ جب دم یہہ جنگ دو سر

گی

گیا سوے جانب ملک شام
بغاوت ہوی شام کی منجلی
زمانہ ہوا حاکم شام کا
مطیع ہو گئے اوسکے دنیا پرست
حسن تھے بڑے بھائی حسین
ہے خلفائے پنجم میں انکا شمار
تھی روشن ضمیری کی یہ مصلحت
بڑھا حاکم شام کا اقتدار
ہوئے تو تن انکے بالکل ضعیف
خلش اور کاوش کی حد سے سوا
ہر اک طرح ہو نجائے انکو گزند
مطیع سراور تھے گرچہ حسین
باعلان سب سے کہا غیر سب
کرونگا نہ باطل کی میں پیروی
کروں بات کس طرح وہ اختیار
بجز قتل ہونیکے چارہ نہیں
مخالف کو حضرت سے اندیشہ تھا

پھر آئے سمت کوفہ کو عالی مقام
ہوئے قتل مسجد میں حیدر علی
وہ غلبہ ہوا حاکم شام کا
پرستش میں اوسکے تھے دنیا پرست
خلافت پہ قائم تھے بارے وزین
ہوا سلطنت سے انہیں ننگ و عار
مسلّم اوسے کر دی کل سلطنت
ہر اک ہاشمی کا گھٹا اقتدار
مگر بحر دنیا کی بدلی ہر ریف
ہر اک ہاشمی زندہ در گور تھا
بہت سخت ہو نجائے انکو گزند
نہ تھے دشمنوں سے بہی خائف حسین
شہادت کا وقت آگیا عنقریب
کبھی حق ہو تابع کجروی
کہ جینا ہو جس سے مجھے ننگ و عار
مجھے بیعت اوسکی گوارا نہیں
تفکر تردد تھا اندیشہ تھا

ہا کچا کشمکش مین زمانہ طویل — بجا دونون جانب ہین کوشین جلیل
ہنے سردار جنت امام حسن — چھٹا اون سے دنیا کا دار محن
ہوا ابن سفیان کا بھی انتقال — سنو بعد اسکے ہوا جو مآل
یزید اوسکا بیٹا ہوا جانشین — بطرز ولی عہد تہا جانشین
ہوا تہا یہہ متروک بعد از علی — ہتی بیعت بہی اسکی خفی و جلی
ہوے اسپہ ناظر امام حسین — رہے نفس پر اپنے جابر حسین
ہوئے سلطنت اوسکو حاصل تمام — امیہ کی اولاد با احتشام
ریاست جو روحانی کعبہ کی تہی — مقدس جگہہ ایک کعبہ کی تہی
ہوئے اوسپہ نا اک حاکم رذیل — تکدر رہے اسمین حسین جلیل
تہے انجام بینی کے دلمین خیال — برے حد کے دین مین ہنو اختلال
رہا گر اسی طرح کا بندوبست — عقیدہ کو اسلام کے ہو شکست
رہا گر یہی دور این فاسقان — تو مٹ جائیگا ہاشمی خاندان
رہیگا نہ اک کا بہی نام و نشان — شریعت بہی ہوجائیگی رائیگان
اسی وجہہ سے آپنے صاف صاف — امیہ کی اولاد کے برخلاف
جو تہا دلمین پوشیدہ ظاہر کیا — اطاعت سے انکار ظاہر کیا
کسی پر نہ یہہ راز مخفی رہا — کہ انکار بیعت علانیہ تہا
مصر تہا اسی وجہہ اسمین یزید — وہ کرتا تہا کوشش بحد مزید

پر لی

تھے حضرت کے ولیکن جا علی حال — شہادت میں تھے سب سے بالاجمال
مورخ جو لکھتا ہے ای مومنو — بیان اوسکو کرتا ہوں دل سے سنو
تواریخ سابق سے واقف ہو ہی — امور جز و کل سے واقف ہوے
مسلمان بعضے ہیں سست اعتقاد — ہمیں تو لیکر اونکے کیا اعتماد
ہے ادراک جسکو بفہم عظیم — ہو تصدیق اوسکو بعقل سلیم
جو حضرت نے کی جان اپنی فدا — شرع دین احمد کو زندہ کیا
جو حضرت نہ اسطرح ہوتے شہید — تو حق اور باطل نہ ہوتا پدید
نہ جھنڈا بلند ہوتا اسلام کا — نہ یوں زندہ نام ہوتا اسلام کا
ہتی اسلام کی یہہ تو حالت جدید — نہ گذری تہی کچھہ اسکو مدت مدید
یہہ قانون اسلام مٹ جائے سب — کہ ہی برقی احساس عالم میں اب
ہوا اون کے والد کا جو انتقال — کریں یورش اسکو تہا اسکا خیال

ہے تیے عالی مقاصد جو پیش نظر
اوٹھایا مدینے سے رخت سفر

سفر کرنا حضرت امام حسین علیہ السلام کا مع اہل و عیال بجانب مکہ معظمہ

عراق اور مکہ کی جانب چلے — طرف حق کے وہ حق کے طالب چلے
ہوی رونق افروز حضرت جہان — تو اسلام کا گہر بنا اک نشان
مسلمان تھے دیندار اور ذی شعور — امیہ کی اولاد سے تھے نفور

نه تها بیخبر اس سے بالکل یزید | سمجھتا تها یہ بات بالکل یزید
سپاہ اسکا رفع جو ہوگا علم | مسلمان شریک انکے ہونگے اتم
ہین اسلام کے یہ جو رکن و عماد | ہے سبط نبی سے بڑا اعتقاد
شریک اونکے ہونگے مسلمان تمام | رفیق اونکے ہونگے یہ مسلمان تمام
مری سلطنت حملہ برباد ہو | قلع اور قمع سری بنیاد ہو
یہی وجہ تهی اور یہی تها سبب | گیا معویہ دار دنیا سے جب
ہوا جانشین یہ جو بازیب و زین | اوسی دن سے کی فکر قتل حسین
مورخ کا یہ قول لکھتے ہین ہم | لکھا ہے جو اوسنے وہ کہتے ہین ہم
بن معویہ کو ملا جبکہ ملک و سریر | اوسی وقت سے تھا اوسکے مافی الضمیر
بڑی یہ خطا اوس سے سرزد ہوئی | نہ وہ قوم سب اوسکی مرتد ہوئی
مٹا اس وجہ اوسکا نام و نشان | رہیگا قیامت تک اسکا بیان
ہی اس بات پر یہ بہی محکم دلیل | گئے قتل گہ تک حسین جلیل
نہ تھے سلطنت کے کبھی خواستگار | امور ریاست سے تھے برکنار
امور ریاستمین بے زیب و وطن | زعہد پدر تا بعہد حسن ۴
تھے واقف نہ پوشیدہ تھا نہاں | زمانہ کی حالت تھی سب آشکار
مہیا نہ جب تک ہو سامان جنگ | تو جمتی ہین عظمت و شان جنگ
بن معویہ کو تھا وہ اقتدار | تھے قبضہ مین سب اوسکے ملک و دیار

ہوکر

ہوے قتل جس دن سے انکے پدر
اونھی دن سے دیتے تھے اسکی خبر

مدینہ سے نکلے جو وہ حق پسند
تھی پیشین گوئی نبوت بلند

بیان سب سے کرتے تھے یہ صاف صاف
مین مقتول ہونگا نہ سمجھو خلاف

کشش ہے مری جانب قتل گاہ
مین ہون فدیۂ بارگاہ الٰہ

جو ہمراہ حضرت تھے اور خاص و عام
باتمام حجت تھے اون سے کلام

سو جس شخص کو طمع جاہ و جلال
کرے دور دل سے وہ اسکا خیال

مناسب ہے ہو جائے مجھسے جدا
کہ ہے آنے جانیکا رستہ کھلا

نہین ہے یہان دولت دنیوی
جو دیوے جان لے دولت اخروی

کہ ہی جنت شہادت بہاے گران
جو خواہان ہو اسکا تو دے نقد جان

یہی آپ فرماتے تھے گاہ گاہ
نہین دور نزدیک ہی قتل گاہ

ذرا اسکو سمجھو بعقل سلیم
اوٹھاتے نہ حضرت یہ بار عظیم

اگر قتل ہو جانا تھا ناگوار
جمع کرتے لشکر پے کارزار

بہت کوششین کرتے حد سے سوا
رفیقون سے کیون کہتے تم ہو جدا

وہ امر مقدس تھا پیش نظر
کہ ہے آج تک جسکا باقی اثر

یہ خاصان حق تھے جو مظلوم ہین
سبھی انکے ماتم مین مغموم ہین

یہ ظاہر ہی سب پر سنین ستر
تھے اوس عہد مین آپ محبوب تر

گروہ مسلمانین مخصوص تھے
گزیدہ و چیدہ یہ منصوص تھے

بڑہلئے جو قوت کو اپنے حسین ۔ تو نت کی بہت جمع کرتے حسین

مخالف سے کرتے بہت کارزار ۔ اگر قتل ہو جاتے انجام کار

تو ہوتا یہ مشہور افواہ عام ۔ ہوئے خواہش سلطنت مین تمام

حیات ابد کا ہے درجہ عظیم ۔ شہادت کا بیشک ہی رتبہ عظیم

نظم

اور ہائے جو حضرت کے غم گراں ۔ تو خاصان حضرت بڑھی عز و شان

رفیقان حضرت تھے خاص جو ہر ۔ قرابت کا رکھتے تھے جو اختصاص

علم وار لشکر اخی حسین ۔ تھے عباس نامی بعید زیب و زین

بہادر جری اور بڑے نامور ۔ ہوئے جان نثار اور سینہ سپر

امام حسن کے بھی فرزند تھے ۔ تو احباب مخصوص بھی چند تھے

از انجملہ ہمشیرہ کے تھے پسر ۔ وہ زینب کے مشہور لخت جگر

شجاع وجوان مرد نامی جری ۔ گئے لیکے وہ گوئے نام آوری

جو تھے شیر میدان جنگ و وغا ۔ ہوئے کم سنی مین نبرد آزما

وفاداری اور ہوی اختتام ۔ وہ جان باز مخصوص ذات امام

اصالت کے جوہر وہ دکھلا گئے ۔ شہادت کے درجہ مین بالا گئے

اغیار و احباب و کل جان نثار ۔ ناٹہ سے زیادہ ہین ہے شمار

کہر رکہا سب نے یہ بار بار ۔ مناسب ہے ہو جاؤ مجہسے جدا

خلاف وفا اور بہایت تہانیاق ۔ پسندیدہ او لکو نہ آیا فراق

تعزیتی

اقدس جلالت مین تھے انجناب — ملیگا بڑا اونکو اجر و ثواب

رفاقت مین کی جان بدن سے جدا — ہوئے وہ شہیدان راہ خدا

علامہ نے از رہ تحقیقات — بیان آپ کرتے تھے کل واقعات

زن و بچے سب ہین ہوئے اسیر — عزیزین ہنو جسکے مثل و نظیر

نہ تھی شتر مہنی مین جو اطلاع — سفر سے وہ حضرتکو تھے امتناع

یہ اصحاب کو تھے حضرت جناب — بخبر قتل کہتے ہین ہی تاب

خدا کی ہوئی ہی مشیت یہی — مرے جد نے کی تھی وصیت یہی

دکر بار کرتے تھے وہ یہ کلام — جو مدنظر یہ ہی عالی مقام

عیال اپنے ہمرہ نہ لے جائیے — انہین چھوڑ کر آپ خود جائیے

تو حضرت یہ کہتے تھے اوسے مقال — مشیت مین خلق کی ہے مجال

حسین مقدس تھے روشن ضمیر — یہ فرماتے تھے بچے ہونگے اسیر

یہ کلمات روحانی انجناب — تھے ایسے کہ کرتے تھے لاجواب

کسیکو نہ تھی دم زدن کی مجال — نہا سے وعلن آپ کا ایک حال

مصایب اوٹھائے جو بحد مر — ہین ہی یہ زنہار کار بشر

تھے حضرت کے دل مین جو عالی خیال — ملی آپ کو دولت لا زوال

نہ خواہان تھے اسکے کہ ہون بادشاہ — نہ دنیا کی رکھتے تھے کچھ دل مین چاہ

ہوا اون سے احیائے دین الہ
ہوئے قتل و ہو نجے قہر الہ

نہ سہل اسکو سمجھو ہی امر اہم
عجب مہلکہ مین رکہے ہین قدم

ہے بدفعے موزخکا جیسے خیال
دلائل یہہ اوسکے ہین ارباب حال

تہا اصحاب سے یہہ خطاب حسین
جو موجود تہے ہمرکاب حسین

نہ فی الحال و سابق ازین بہتر
پس از قتل اپنے یہہ دیتی خبر

مصائب تو جاینگے ہم پر گذر
مشیت خدا کی ہو یون جلوہ گر

حمایت کو پیدا کرے گا خدا
جو باطل کو حق سے کریگا جدا

سر نو ہو اہل ولا کو رواج
اونہین سے ہو دین خدا کو رواج

کرین میرے ماتم مین سینو نکو چاک
کرین دشمنونکو ہمارے ہلاک

مرے جدا علی کے ہین دوستدار
قیامت کے دن ہو گئے یہہ رستگار

نہ اک جوق جوق اور ہزاران ہزار
زیارتکو آئین ہر روضے مزار

کرین غور گر اسمین باریک بین
سیاست ہو حضرت کی دلنشین

ازانجملہ یہہ ہی مصیبت شدید
کہ سنتے ہین جسکے ہو رقت شدید

جراحت سے سب جسم تہا چور چور
ہجوم مصائب تہے بے وفور

عطش سے طپان تہے صغیر و کبیر
کئیے لیکے ہاتہو نپہ طفل صغیر

کیا ظالمو نکی طرف یہہ خطاب
پیاسا ہے دو اسکو تہوڑا سا آب

بلند اوسکو ہاتہو نپہ کرکے باربار
کہا یہہ کہ مرتا ہے یہہ شیر خوار

ہین جو ن اگر ہین سزاوار آب / ہین اسکے لیئے ہون طلبکار آب

بڑے سنگدل تھے وہ ظالم شریر / کیا قتل جسنے کو مارا وہ شبیر

سوال آب کا کیا دیا کیا جواب / ہین آ گئے تیر کی جنکی تاب

ہر اک طرح کرتے تھے حجت تمام / کہ آگاہ ہو جائین سب خاص و عام

عداوت کی ان کی کوئی حد نہین / شقاوت کی ان کی کوئی حد نہین

نہ مجبور تھا اسقدر تو یزید / کہ قادر تھا اس بات پر تو یزید

ہے آب رواں تو خدا کی سبیل / کیا بند اوسکو بظلم قتیل

کسی پر نہ گذرے یہہ ظلم و ستم / جو حضرت پہ گذرے ہین ظلم و ستم

وہ اک شیر خوارہ تھا طفل صغیر / تھا معصوم و بیچارہ طفل صغیر

کیا ظالمون نے یہہ حاصل شرف / کہ تیرونکا اوسکو بنایا ہدف

درندان وحشی کے اونمین خصال / بہائم سے بدتر تھے اونمین خصال

طریق شرع سے بہی تھے منحرف / وہ اسلام و دین سے بہی تھے منحرف

مخالف تھے وہ مذہب و دین کے / منافی تھے وہ جملہ آئین کے

انصف کے تھے جاہلانہ چلن / فساد و عناد اونمین سر و علن

یہی اونکو دشمنی تہی تمام دکھاد / ہو ان اولاد ہاشم کے سب بیکناہ

محمد کی عترت نہ باقی رہے / کوئی اسکی عظمت نہ باقی رہے

تہا اسلام مین آپ کو اقتدار
حکومت سے لیکن رہے بر کنار

بلاد عرب پر تہا قابض یزید
سبہی مملکت پر تہا قابض یزید

کسی شہر پر بہی نہ قبضہ کیا
نہ حملہ کیا اور نہ بلوہ کیا

کیا تہا نہ کچہ بہی خلاف یزید
ہوا اوس سے ظاہر نہ ظلم شدید

ہوئے وارد کربلا جو حسینؑ
تقدس منش عرش کے زیب و زین

تہا صحرا لیے بی آب او بی گیاہ
درختوں کا سایہ نہ جائے پناہ

لیا گہیر لشکر نے چارون طرف
حصار محاذ تہا چارون طرف

تہے انصار حضرت مین تہوڑے قلیل
وہان کثرت فوج بیحد طویل

نہ تہے سلطنت کے کبہی مدعی
حکومت کے ہرگز نہ تہے مدعی

کہا تہا نہ یہ بہی کہ ہون بادشاہ
نہ تہے طالب ملک و اقبال و جاہ

خلاف شرع تہا جو فاسق یزید
ہوئے معترض تہا یہ شاق یزید

باعمال بد تہا اوسے ارتکاب
معتوب ہوئے اوسے عالی جناب

اسی وجہ بیعت سے انکار تہا
بہت ننگ و مذموم اور عار تہا

کیا بند حضرت پہ آب روان
کسی پر ہوئے ظلم ایسے کہان

ہلاکت مین گرمی سے طفل و جوان
زمین حدت مہر سے تہی طپان

تڑپتے تھے خیمہ مین اہل حرم
اب خشک استکون سے کرتے ہیں ہم

بڑے سنگدل اور بڑے بیحیا
نہ پاس نبی ورنہ خوف خدا

ہوئے اون سے ظاہر یہ اخلاق بد
ہین کافر و مومن جو اخلاق بد

گھرے دشت بے آب مین جو حسین
تو فرماتے تھے یہہ عدو سے حسین

کہ ونک مجکو نہ تم چھوڑ دو
چلا جاؤن نکلا مین کسی سمت کو

جہان تک ہے محدود حد یزید
نکل جاؤن باہر حد یزید

اسی نکتہ غم کو سمجھو اگر
دل اہل ایمان مین ڈالا اثر

اُمیہ کی اولاد کے برخلاف
ہین ایمان کیطرح کہ ہے صاف صاف

ہوئے بیشتر اس سے اور واقعات
بہت سانحے اور ہوئے واقعات

ہوئے قتل ناحق عبث بیگناہ
ہوئے خواستگار عوض خون خواہ

مکرر سکرر ہوا اتفاق
جو لکھون تو ہو طول سننا ہو شاق

از انجملہ عیسی نبی کلکھے حال
ہو سننے سے جسکے تحیر کمال

بڑا قصہ یہہ بھی ہی اک جانگداز
خدا کے ہین حکمت کے راز و نیاز

اسی طرح ہی حال عیسی نبی
بروح مجرد تھے عیسی نبی

یہودون نے کیسا کیا ہی سلوک
وہ ظاہر ہے جیسا کیا ہی سلوک

نہ ان واقعون کی تھی کوئی مثال
مگر سب سے بڑھکر ہے حضرت کا حال

مستزاد

در یکانہ دریاے مجمع البحرین
نخل طیبہ کربلا امام حسین ع

تمامی وقائع پہ ہی فوقیت
کسی واقعہ ایسا گذرا ہین
ذبح قتل اپنا گوارا کرے
کہ جس کیا بیان واقعہ حسینؑ
ہین ثبت تاریخ اسکی نظیر
کسی عہد مین اور نہ سابق ازین
بجز نفس پاک امام حسینؑ
یہہ تہے خسرو ملک ایمن حق
خوشی سے ہوئے قتل راہ خدا
کہا جائے بالفرض گر یہہ سخن
ہوئی امن سے جانبازئے راہ دین
جہاں وجہ جان وجہ اہل و عیال
کسی پر گرا ایسا نہ کہسار غم
بپا ہے مصائب کا ایسا ہجوم
یہہ سبط نبی پر ہوا اختصاص
غم انگیز ہے حال قتل حسینؑ

تمامی مصائب پہ ہی فوقیت
کہین ثبت تاریخ دیکھا ہین
اس امر اہم کو گوارا کرے
ہین دلسوز سب واقعات حسینؑ
یہہ اک واقعہ ہے عدیم النظیر
کوئی شخص ایسا تو گذرا ہین
بجز ذات پاک امام حسینؑ
مروج ہوا ان سے سب دین حق
کہ دین اپنے نانا کا زندہ کیا
ہوئے اور بہی مبتلائے محن
مقابل مین حضرت کے کچھہ بہی نہین
کیا آپ نے حملہ نذر ذو الجلال
اوٹہایا ہے حضرت نے جو بار غم
بیک دفعہ نازل ہموم و غموم
ہوئے آپ مخصوص با اختصاص
بہت سخت ہی حال قتل حسینؑ

دوکا

ہوئے اہل بیت نبی جو اسیر — ہوئے اس سے واقف صغیر و کبیر

ہوئے زرد رو دشمنان حسین — اک عالم ہوا مدح خوان حسینؑ

یزیدی ہر اک خوار و رسوا ہوا — یہ اک طشت تھا بام سے جو گرا

سبھی اوس سے بدخواہ دین ہوئے — قبائح جو تھے مخفی روشن ہوئے

ہوا دیر تا مان کر دہ انقلاب — ہوئی سلطنت اوسکی اس سے خراب

جو حق بین تھے کرتے تھے وہ سیر کام — عرب اور عجم مین تھا غوغائے عام

متحرب ہی بیسکے یہ اسلام تھا — پرستار تھے کفر و اصنام کا

ہوا بدعتوں کا جو بانی یزید — گیا ہول سب حکمرانی یزید

ہوا ظالم و فاسقین مین شمار — برا اوسکو کہنے لگا روزگار

صغیرہ و لیکن رشتی دنیا کی جمی — تو مظلوم و حقدار تھے ہاشمی

ہوئی خدمت کعبہ کو برہمی — تو تھے مستحق اسکے سب ہاشمی

یہ اسلام نے پائی تازہ حیات — فنر و فنر ہوئے درجہ عالیات

جو پیرو نقی تھی لعہد یزید — ہوئی اوس مین رونق بطرز جدید

بیان مصائب حضرت امام حسین علیہ السلام

مصیبت بہت سخت و جانکاہ ہے — تو اریخ دان اس سے آگاہ ہے

ہوا جو کچھ بعد قتل حسینؑ — جہان مین تھا ماتم بصد شور و شین

نہ انسان ہی بلکہ جملہ صنوف — پڑا مہر و مہ مین کسوف و خسوف

وحوش

خروشان زمانہ تہا با درد و آہ — ملایک نے پہنا لباس سیاہ
ہوا اسکی مدت میں یہ غم منتشر — گیا انبیا میں بہی اسکا اثر
پہاڑون کے دل ہو گئے پاش پاش — یہہ دلسوز قصہ ہے بس دلخراش
شفق سے ہوا آسمان خون چکان — زمین پر ہوئے بحر خونین روان
جو سب کہتے تہے ولین ولائے حسین — ہوئے وہ شریک عزائے حسین
جو یہہ فدیۂ خاص یزدان ہوے — ملقب بہ شاہ شہیدان ہوئے
ہوی آپ پر جو مصیبت تمام — ملی آپ کو اسکی عظمت تمام
جو گذرے ہین سابق میں اہل ولا — اونہین بہی مصایب کا درجہ ملا
مگر کل مصائب کے مظہر حسین — ہین کشتی امت کے لنگر یہین
ہوی بیکسی آپ کی مشتہر — چہ مشرق چہ مغرب چہ در بحر و بر
ہر اک سمت عالم مین پہیلا یہ غم — دل مومنین مین سمایا یہ غم
ریاست ہی روحانی جائے عظیم — بنام خدا ہے بنائے عظیم
مقام تقدس ملایک مآب — ہی بنیاد جسمین وہ انتخاب
مفوض باولاد ہاشم ہوی — یہہ خدمت اونہین کو مسلّم ہوی
نہ باقی رہا خاندان یزید — ہوے منتشر تا بجان یزید
ہوے مبتذل اور نابود سب — قباحت سے نام اونکے لیتے ہین اب
ہین کہوئے و نشان اونکا ات ان — کہان کیسے کہ تہے گئے وہ کہان

کتابوں میں اوسکا جو آتا ہے نام — ثنا تب ہی کرتے ہیں اوسپر تمام

یہ ہمزہ حسینی سپاسکا ہی — کہ عالم مقر اوسکی عظمت کا ہی

جو روحانی گذرے ہیں ارباب دین — نہ گذرا کوئی ایسا انجام ہین

بدست ستمگار فوج شریر — جو اطفال و نسوان ہوئے تھے اسیر

گئے تھے ابھی تک نہ پیش یزید — ہوئے دادخواہ آپ یکسو بدید

لکھوں کیا میں حال خراب یزید — نہ باقی رہا کوئی وارث یزید

تہا مختار کو جوش خون حسین — ہوا وہ طلبگار خون حسین

فراہم ہوئے شیعیان علی — کھلا رایت دوستان علی

پڑے معرکہ کی ہوئی کارزار — ہوئے قتل وہ تھے جو بدعت شعار

تھے مظلوم و بیکس امام حسین — مجاہد سے لیتے تھے نام حسین

ہر اک خارجی پر کیی دار و گیر — ہوا قتل کوئی تو کوئی اسیر

نگہ سر ہوئی تھی جو شان یزید — خجالت میں تھے تابعان یزید

نہ تھی قبل ازین تو کسیکی مجال — بدربار عام اسپہ ہوتا بحال

بیان کرتے سحر و شنان حسین — باوصاف کرتے بیان حسین

جو مظلومیت اوسکی کرتے پدید — تو جبر او قہر اتہا سنتا یزید

نہ تہا کوئی چارہ بغیر از سکوت — کہ یہ قتل ناحق تہا اوسپر ثبوت

ہوا اہتمم فوج پر مفتری | کہ اس ظلم سے تاکہ مین ہون بری
جو حکام ہتے سلطنت کے امیر | اونہین پر یہہ الزام ڈالا اخیر
ہتے ممدوح عالم حسن ہی شہید | فضائل مجاہد کو سنکر یزید
یہہ کہتا تہا آخر بفرط ملال | ہے اندوہ و غم مجکہا سکا کمال
فضائل مین آل نبی کے ستون | مجاہد مین آل نبی کے ستون
حسن ہوئے بالغرض گر بادشاہ | تہا آسان یہہ شاق مجپر ہے آہ
بنی ہاشمی کی بڑہی عز و شان | کرا اونکا اسلام مین پہر نشان
ہوئی اک قرن سے بہی مدت جو کم | امیہ کی اولاد سب ہتی عدم
نہ نام و نشان اونکا باقی رہا | ہتے اندلس مین کچہ روز فرمان روا
نہ وہ ہین نہ اونکی ہی وہ سلطنت | مٹی ظلم سے اونکی وہ سلطنت
اگر حب و جو سے بہی آئے نظر | تو بدنام و مطعون ہو اسقدر
وہ حب و بسب اپنا خفیہ کرے | وہ اظہار سب مین تقیہ کرے
سلاطین قاچار ایران کے شاہ | مثل امیہ ہین بے اشتباہ
یہہ انکار اونکو متانت سے ہے | کہ اب اونہین اپنی شہرت سے ہے
حسینی ہوئے خود ہی گوشہ نشین | ملا اونکو یہہ مسلک عارفین
مسلم ہوئی شوکت معنوی | وہا حقیقہ یہہ خلعت معنوی
شوکت

۱۹،

رہی عباسیوں کی بہم سلطنت
ترکیوں کی ہوئی سلطنت

ہوا دور گردوں میں یہہ انقلاب
ہوئے آل عباس سی کامیاب

ملی آل عباس کو سلطنت
ہوئی منکرو ضائع ہو سلطنت

یہہ میراث ہے اہل اسلام کی
یہہ شوکت ہے سب اہل اسلام کی

حسینی ہوں اسکے بہر مدعی
کہ ہیں سلطنت کے وہی مدعی

علی علی کے جو تھے تابعین
سبی بات اون سکے تھی و لیکن

مقابل میں اونکے ہوں سہم دو بدو
کنارا کرین اور ہوں ایک سو

پریشان ہوئے جا بکے جو خیال
فراہم کرین اونکو یہہ تھا خیال

دیا اس طریقہ کو بالکل بدل
کیا متفق رائے پیرلون عمل

جمع ہوگئے سب تابعان علی
جو تھے خاص کر شیعیان علی

مصائب کہ گذرے تھے جو واقعات
بیان کرتے دل سوز وہ واقعات

جو گذرے تھے آل نبی پر ستم
شدائد جفا کے ستم پر ستم

جو عباسیوں کو ہوئی اطلاع
بہ تنبیہ و تعذیب کی اجتماع

تھا اندیشہ برہم ہو سلطنت
رجوع اونکی جانب ہو سلطنت

جو عباسی سمجھے بعقل کمال
یہہ تدبیر کی ہے بعقل کمال

جو تھے تابعان حسن و علی
ہوئے ظلم اون پر خفی و جلی

بیان مصائب میں ملزم ہوئے
شدائد سے اونکو مزاحم ہوئے

دیا جرم سنگین میں اسکو قرار
دیا حکم یہہ بر ملا آشکار

محبت میں اونکی کرے پیروی — شریعت میں اونکی کرے پیروی

علامت یہ ہے جب سے ہوا اسکا ظہور — وہ ہو مورد ظلم حاکم ضرور

وہ ہے مستحق جرم سنگین کا — مخالف ہے وہ حکم و آئین کا

سخن مختصر تابعان حسین — گنہگار ہیں عاشقان حسین

ہوئے حکم حاکم سے معتوب سب — ہیں محبوس و مجبور مغلوب سب

یہہ سب مومنین نے تشدد سہے — عقاید پہ مضبوط و قائم رہے

ہوا بدبختیان کو حسد و فتور — ہوی اونکے دل سے محبت نہ دور

گھٹا ہے ستم سے جو اونکے وقار — گئی سلطنت اونکی انجام کار

رہی کچھ دنون گر دنین سلطنت — حسینی کی جو کہ ہین تھی سلطنت

سخن مختصر یہہ کہ بعد از حسین — باولاد ہاشم ہوی زیب و زین

یہہ روحانی اونکو ریاست ملی — جو تھی معنوی وہ خلافت ملی

یکے بعد دیگرے تکین و مہین — ائمہ ہدیٰ طیب و طاہرین

ہوئے خیر خواہان ولاے حسین — بجا لائے یہہ سبھی عزاے حسین

جو تھے تابعان علی و ولی — جو تھے دوستان علی ولی

ہوئے مومنین اونسے بھی اسقدر — کہ رونق ہوی اسکو بحد دگر

بجا لاتے ہین وہ عزاے حسین — جو ہین غرق عشق ولاے حسین

طریقہ یہہ جاری جو سالوں سے تہا — نتیجہ یہہ آج اوسکا پیدا ہوا

ہنود و مسلمان ہین جسجا کہین — وہ شہر و قریہ ہو جسجا کہین

قلیل و کثیر ہون جہان جیہ — ضرور ہے کہ یہہ آئین لگے وہ تعزیہ

جہ اقوام دیگر مین مثل ہنود — ہے اونمین بہی اس تعزیہ کی نمود

مراد اس سے ہین راجہ کوالیار — عزادار وہ بہی ہین عالی وقار

جو گبر وجہ تر سا محب حسین — بہت سے ہین راجہ محب حسین

جو جی ہو رجہ راجہ الوری — عزا مین ہے انکی کرم گستری

مرہٹہ بہی رکہتے ہین سب تعزیہ — اوٹہاتے ہین با صد ادب تعزیہ

حضور صاحبو اک ملک سا جس ہے — مروج وہان بہی یہہ آئین ہے

اوہین نام حضرت سے ہی اتحاد — وہ ہین خاص احباب با اعتقاد

حسین اونکے دلکو بہی کرتے ہین شاد — وہ پاتے ہین جو مانگتے ہین مراد

خداداد یہہ عظمت و شان ہی — ہر اک نام حضرت پہ قربان ہے

خدا کی طرف سے یہہ جمکا علم — شعاع حقیقت کا چمکا علم

نہ ہندوستان ملکہ تا غرب و شرق — درخشندہ تابندہ مانند برق

عزادار وہ ہین جو ہین مومنین — ترقی پہ ہے ماتم شاہ دین

ہے ایمان جنکا ولائے حسین — ہمیشہ ہی اونکو عزائے حسین

محرم میں اکثر صغیر و کبیر — اوٹھاتے ہیں ہر سال مال کثیر
شب و روز ہیں جابجا مجلسین — ہیں محبوب اہل عزا مجلسین
ہے بی شبہ اونکو حصول ثواب — بلاتے ہیں مجلس میں جو سرداب
جو تقسیم کرتے ہیں نذر حسین — ملیگا اونہیں اجر نذر حسین

محرم میں رکہتے ہیں اکثر سبیل
ہے نذر سقائی کوثر سبیل

جو ہیں معترض وہ ہیں دور بین — مگر اصل مطلب سے واقف نہیں
ہوا ہے جو ماتم کا رسم و رواج — کہ ہر بار شیعو نہیں جسکا علاج
تحرکات محزونانہ ہیں اسکو لکہا — جو قاصر ہوا اونکا ذہن رسا
سمجہنے میں ایسکے نہ کی التفات — ذرا غور سے دیکہیں ایسکے نکات
مورخ کا یہہ قول ہے بیشک صحیح — اگرچہ ہے یہہ حرف بدیں ہیں صریح
محب حسین و علی پیشتر — نہ تہے ہند میں اب ہوئے جسقدر
یہہ کہنے کے قابل ہیں تہے چند عدد — کہ تہے خال خال آہ ہیں با شد و مد
کرو دسوم میں ہے انکا شمار — بلاد دگر میں ہزاران ہزار
جو عیسائی مذہب میں ہم دیکہتے ہیں — تو یہہ جذبہ شوق کم دیکہتے ہیں
اگرچہ ہیں شرح محاسن کامل تمام — ترقی ہے دنیا کی حاصل تمام
کہیں کیا بیان ہم صفات مسیح — مصائب جو گذرے ہیں بذات مسیح

زبان

بیان کرتے ہین اونکو سب پادری — سناتی ہین مجمع مین سب پادری
بہت جا بجا پڑ جاے اسکا اثر — نہین پڑتا ہر کوئی اُسکا اثر
حسینی عزا مین ہے جیسا رواج — نہین ذکر عیسا کا ایسا رواج
بتحقیق ہم پر یہ واضح ہوا — مسیح کے مصایب ہین ہین سوا
کرین وزن ہر دو جو ذی امتیاز — تو دل سوز جانکاہ اور دلگداز
مصایب مین برتر حسین از مسیح — نبوت کے درجہ مین گو ہین مسیح
مورخ ہمارے جو لکھتے ہین صاف — حسینی جو ہین اونکے ہوگا خلاف
نہ مجنون و سودائی اونکو لکھین — ادا جو کہ مرسوم ماتم کرین
نہ سمجھے جو اسکو وہ مجنون ہی — حسینی عزا یہ قانون ہی
حفاظت اسی سے ہے اسلام کی — یہی بیخ ہی اہل اسلام کی
حسین ہی کہ تو قتل سے یہ ہوا — کہ سکہ نسر تو دلو مین پڑا
سیاست کے مسلک کے جو ہین حکیم — ہین روشن طبع وہ بعقل سلیم
فواید وہ سمجھے ہین اسکے تمام — مروج ہی جو آج در خاص و عام
ہوئی ہی یہ معراج دین رسول — شہادت ہی معراج دین رسول
طریق مبارک نہایت سعید — جو ہر سال ہے واقعہ یہ جدید
حسینی رہین گے سدا سر بلند — پس از قتل کے کیون ہوا سر بلند
عزاداری جبتک کہ ہے برقرار — گوارا کہ پنچے نہ یہ ننگ و عار

کریگا نہ یہہ زیر دستی قبول — کہ بیعت ہیں کرتے آل رسول

ذرا دیکھنا چاہیے غور سے — مجالس کو رونق دی کس طور سے

ہو بنیاد مجلس کی جسپر جہان — مصایب کا ہوتا ہی اوسمیں بیان

سوا اسکے بعض انبیا کا بیان — کہ آگاہ اس سے ہوں کل مردمان

جو گذرے ہیں خاصان حق اولیا — ہوے ہیں بلا و محن وہ مبتلا

بیان بعض ہوتے ہیں وہ واقعات — فرح بخش ہر روح و ہر ذی حیات

مولف یہہ کرتا ہے اسجا بیان — نہا ذکر مصایب گیا ہیں وہان

سقیفت میں اوس شخص کے مین گیا — کہ مخصوص وہ اک مسلمان تہا

یہہ بیشک ہو رہی ایک بزم محن — ہی مبنی بنام حسین و حسن

یہہ کہتے تہے واکر بصد شور و شین — بڑے پیشوا ہیں امام حسین

جو ہی ہو ہیں خاص رب انام — سمجھتا ہے بیشبہ اون کو امام

کرو اپنے آقا کی تم پیروی — شریعت میں اونکی کرو پیروی

وہ ہیں بندہ خاص رب مجید — نہ ہرگز ہوے وہ مطیع یزید

ہوا آپ سے حفظ دین رسول — نہ بیعت کی حضرت نے اوسکی قبول

جو مقتول راہ خدا ہیں حسین — تو سر دفتر اصفیا ہیں حسین

ہوی معنوی اونکو فتح عظیم — مصدق ہوی اونپہ ذبح عظیم

تصدق تہے عاشق ذو الجلال — فدا اوسپہ سب کر دیا جان و مال

شفیع کل مخلوق کے ہو گئے حسین ۴ کبھی تم سے غافل نہو نگے حسین ۴

جو دشمن ہیں حضرت کے ہو نگے خراب ہی دنیا و عقبیٰ میں اونپر عذاب

ہیں عالی مراتب میں بازیب و زین قتیل و ذبیح رہ حق حسین ۴

حصول انکو ایسے مراتب ہوئے کہ رتب علا کے مقرب ہوئے

نہ پایا کسی نے یہ درجہ رفیع ملا آپ کو ایسا رتبہ رفیع

نہ سمجھو بلکہ واقف ہیں اس سے سبھی ہیں کرتے تعلیم ہیں تم کو بہی

ملیگی ہمیں دولت اخروی کروگے جو مظلوم کی پیروی

حصول شرافت میں ہو افتخار کرو ترک اوسکو جو ہو ننگ و عار

نہ بدی اگر ہوں زبردست تر رہو اون کے ظلموں سے تم بیخطر

جو عزت کا مرنا کرے اختیار حیات ابد پائے ہو رستگار

کریں یاد نیکی سے کل خاص و عام رہو دین دنیا میں تم نیکنام

مسلّم ہے یہہ بات اور ہی صحیح جو ہو تارک سیّات و قبیح

خصائل ہوں عالی جو باقی الضمیر شرافت میں ہو وہ عدیم النظیر

سر و دل میں جسکے ہو عزت کا جوش وہ ہو قوم میں نامور سرفروش

یہی حق پرستی کی تعلیم ہی حقیقی تمدن کی تعلیم ہی

جو اہل یورپ کرتے ہیں اعتراض سراسر یہ اونکے ہیں بیجا اعتراض

وضع مذہبی کے ہین اون کے اصول — ہین ہین وہ وحشی بیابان کے فضول

کرین اصل مقصد پہ اوسکے نظر — ہوون معترض اوسکو سمجہین اگر

کہا ہمنے جو کچہہ ہین سے خلاف — نتائج ہین اسکے بہت المضاف

جو قومی ہین مذہب کے رسم و رواج — بالضافل دیکہین ہین اسکو علاج

مراسم ہین ایشیائی کے ناپسند — خلاف ادب اور ہین ناپسند

سمجہتے ہین اسکو خلاف ادب — وہ ہم عام جلسون مین کرتے ہین اب

زن و مرد کا ناچنا باہمی — ہے مذموم یہہ ناچنا باہمی

منافع سیاست کے اسمین ہین — حصول مراتب بہی اسمین ہین

ہے اسلام مین یہہ طبعی اثر — عزادار ہوتے ہین جو نوحہ کر

دکہاتے ہین شان عزائے حسینؑ — خبر آخرت کی ولائے حسینؑ

عزادار رکہتے ہین یہہ اعتقاد — ہین درجات عالی بروز معاد

جیسے تاریخ مین یہ ہے مسطور — کہ رکہاو تصدیق اسکی ضرور

جو اصلاح اخلاق کے ہین امور — وہ کل ایشیا مین ہین حکمت سے دور

ہنین اومین بالفعل استعمل — ہین لیجیے تعلیم تا ہو اکمل

مگر چاہیے مدت دو قرن — کہ ہون صاف دل مثل اہل وطن

بجز اس ذریعہ کے ممکن ہنین — بجز اسکے تدبیر روشن ہنین

وہین تین سو ملتون کے نفوس
یہی اہل اسلام کے ہین نفوس

مگر منتخب پانچ اہل ملل
کہ ہین مذہب وون مین مستقل

جو اسلام سے کر کے قطع نظر
عروج آئے مین جائے کوئی بہتر

سر تو وہ قائم کرے بیل لکھل
ہو نقصان بد انفع مین خلل

سنو ہم سے اسکی دلیل صحیح
مسلمانون کے پانچ حق سے صحیح

وہ ہین مضمحل ایسے ہین تابعدار
دگر ملتون کے ہین اونپر فشار

ترقی کے اپنے جو ہون خواستگار
تو روح تن سے پاکر نکلنے ہو و فرار

طریقہ جو اسلام جامع کا ہی
ذریعہ جو اسلام جامع کا ہی

کرو دو مسلماہمین ہو فرد فرد
تو ہو لو الشکل اکئی پا شدومد

عروج ہو روحانی یہ سلسلہ
ترقی کا پیدا ہو یہ سلسلہ

ہین اسلام کے جو تمامی ملل
دگر قوم کے ظلم سے مضمحل

وہ محفوظ ہون اور پائین امان
عروج ہون ہر طرح کی خوبیان

ہی اول ہمین یا علی المرتضے حسین
نسبت علی کی ولائے حسین

ہمیشہ سے ہے جیسا شایع آج
مسلمانون مین ہے رسم و رواج

نہ اکسا یہ ہین بلکہ جتنے مقام
اور ایسے رسوم ہو وین بطور عام

بڑی ہو الشکل زندگانی ہے
یہہ تدبیر کل کا ماثر انکی ہے

مسلمان فرقہ ہے جو مستقل
وہ ایسے ہین سے متحد ایک دل

گر ضعف اتنا ہی اوس میں قوی — نہ دین خدا کی جیسے پیروی
رہا رابطہ باہمی یہ اگر — وہی دن ہے گویا کہ ہے پیش نظر
ہو اسلام کی بس جماعت قوی — یہ اک سلطنت ہو نہایت قوی
مسلمان عالم کے کل بالتمام — جمع ہو کے ہو جائیں اک دل تمام
تو قائم ہو یہ رابطۂ اتحاد — تو ظاہر ہو سب عظمت اتحاد
ہیں اسلام کے فرقے چندیں فریق — ہیں اک فرقہ میں ایسا طریق
کنارا کرے جو رہ دین سے — ہو منکر پیمبر کے وہ دین سے
تھے کہ رب ولا کے بھی حامل حسین — صحبت میں حق کے تھے کامل حسین
مصائب کے سننے میں ہیں ذوق و فور — ہیں کوئی جسکو ہو اس سے نفور
عموماً خصوصاً ہیں راغب سبھی — یہ اک مذہبی رسم ہیں باہمی
خوارج کا فرقہ ہے جو اک پلید — شقی ازل نابکار یزید
ہیں اونکو ہوئے مصائب شنیع — ہو باطل کو کیا حق کی جانب رجوع
مسلمان عقائد میں ہیں مختلف — مگر اس سے کوئی ہیں منحرف
یہی تو ہے اک نکتۂ اتحاد — کہ مسدود جس سے ہی راہ عناد
حقیقت میں بیشک حسین فصیح — تھے پاکدامن بتیے مثل مسیح
مصائب تھی ہیں بہ لکھے شدید — شجاعت سخاوت بحد سے مزید
کریں غور کچھ ہم پیروان مسیح — تو حق میں ہوں خود نا بجان تیج

مصائب میں حضرت کے بعد از عمر — کسی پر نہ سختی ہوئی اسقدر
ہوئے قتل وہ بھی بعہد و لعین — جو تھے پیرو مسلک اہل دین
معاند کا دور دہ جہاں میں رہا — ہوئے قتل سادات بھی جا بجا
تقیہ کیا خوف سے جابری — ہوئے تابع مسلک جعفری
ہوئے قتل بعد محب علی — بہت ظلم کی تیغ اونپر چلی
ہوئے شاہ ایران جو شاہ صفی — تھے حامئے سادات شاہ صفی
جو طالع ہوا مذہب حق کا نور — شعاع اوسکی ہو پہنچی ہند و دور
مگر ہند میں شیعہ تھے خال خال — اور اسم محرم کے تھے خال خال
ہوئے وارد ہند اہل زبان — زبان فرس میں ہوئے روضہ خوان
ہوئی جا بجا روضہ خوانی شروع — ہوا عشرہ نوحہ خوانی شروع
یہ تھے مرثیہ گوئے اہل عجم — از ان جملہ مقبل و گر محتشم
عزائے حسینی ہوئی جو شیوع — ہوئے مرثیہ ان کے ہر جا شیوع
جو آتے تھے ایران سے اہل زبان — کوئی واقعہ خوان کوئی روضہ خوان
غرض رفتہ رفتہ تغیر ہوا — جو آئین سابق تھا ابتر ہوا
یہ ہے واقعہ چشم دیدہ کا حال — نہ ہے زبانی شنیدہ کا حال
ہوئی روضہ خوانی بھی ہندی میں — ہوئی نوحہ خوانی بھی ہندی میں
مروج ہوئی جب سے اردو زبان — ہوئے مرثیہ گوئے اردو زبان

ہوئی بزم میں سوز خوانی شروع | ہوئے گریہ کی سوز خوانی شروع
ہوا عام منہو نکو بجید پسند | مضامین و لہجہ و دل سوز بند
مضامین درد و غم و دل خراش | ہوئے نظم خوش ہو دل پاش پاش
ہر اک مرثیہ نوحہ درد و غم | ہر اک نوحہ اک مرثیہ درد و غم
ہوئے بانی طرز روشن ضمیر | تتبع میں جسکے انیس و دبیر
فصاحت بلاغت بنوع کمال | ہوئے مرثیہ گو بنازک خیال
یہ زیبائش منبر و انجمن | یہ تھے رونق منبر و انجمن
فصیح اللسان اور عذب البیان | یہ تھے بلبل باغ ہندوستان
ہوئی عالموں سے مروج حدیث | کہ تھی راستگو نکا منہج حدیث
ہو مقبول درگاہ رب لطیف | کہ ناظم ہے انکا نہایت ضعیف

تمنا ہے کہ بخت ہووے رسا
ہو آلودہ خاک شفا

تھا دہلی میں بھی اسکا رسم و رواج | نہ اسطرح جو لکھنؤ میں ہے آج
ستے روز ہوتی تھیں واں مجلسیں | تو پڑھتے تھے سب روضہ خوان مجلسیں
ہوئی پہلے رائج زبان عرب | ہوئی فارسی پھر زبان عرب
تھیں دہلی میں اک بیگم محترم | بڑی مومنہ تھیں وہ نیکو شیم
سر نام اون کے سمجھہ قدسیہ | لقب و علی خستہ و قدسیہ

وہ زوجہ سبی شاہ محمد کی ہین | عزادار آل محمد کی ہین

بنا کر وہ انکی ہے آک کربلا | ہے صد ہا برس کی یہہ آک کربلا

یہہ درگاہ شاہ شہدا کی ہی | مقدس جگہ شاہ مردان کی ہی

محرم مین ہر سال سب تعزیہ | وہین دفن کرتے ہین سب تعزیہ

نکلتی ہین کوی وہان شبیہہ | نکالی کسینے نہ باہر شبیہہ

مگر مجلسین ہوتی ہین جا بجا | ہوا ماتم شاہ دین جا بجا

بیان عزاداری حکام لکھنو

نواب و سلاطین کل لکھنؤ | ہوے سب کے سب شیعہ یکسو

سبھی ہومن پاک و دیندار تھے | دل و جان سے جملہ عزادار تھے

ازانجملہ آصف کا لکھتا ہون حال | تھی فیاضی انکی بنوع کمال

شروع ان کی جب سے حکومت ہوی | تو آبادی اسمین کثرت ہوی

تھے نواب آصف وہ عالی همم | نہ گذرا کوی ایسا عالی همم

کرورون کیا بذل انکی دریا دلی | سخاوت تھی انکی بدریا دلی

کشادہ تھا ہر وقت باب کرم | برستے تھے مثل سحاب کرم

کرورون کا خرچ و مصارف ہوا | عجب عہد خوش عہد آصف ہوا

رعایا و برایا کا دل شاد تھا | یہہ سب لکھنو غم سے آزاد تھا

اولو العزم شاہانہ جاہ و حشم | شب و روز بچھا تھا خوان کرم

نشان تن سبھی یہہ بہلے کرا — بنانا عزاخانہ خوش نما
کروروں روپی کی عمارت بنی — ہوا فیض سے اسکے عالم غنی
عمارت کی تفصیل بسی ہی طویل — بہت محکم و خوشنما و جمیل
لدا او کی حیثیت اوپر بہت مستطیل — ہیں اور عمارت کوئی اس قبیل
عزاخانہ و مسجد آصفی — یہہ دونوں ہیں اب بنا آصفی
ہیں کوئی ایسی عمارت رفیع — عریض و طویل و نہایت وسیع
جلوخانہ پیش عزاخانہ ہی — نشان عمارات شاہانہ ہی
ہیں دروازہ اسکے رفیع المکان — بہت شاندار و رفیع المکان
خوش اسلوبی اسکی ہو کس سے بیان — ہر اوسے زمین سے مگر آسمان
کنول اور گیاس ہیں مثل نجوم — ضیاپاش و روشن ہیں مثل نجوم
خوشا بارگاہ ملک احترام — مقدس جگہہ ہے یہہ عالی مقام
مراتب زیادہ ہیں جسمیں کے — یہہ شہزادے بیشک ہیں کیو لیے کے
شریعت کے جادہ پہ تہے مستقیم — تو جاری ہوا اینہ ذبح عظیم
کہ ہیں عہد شاہی کا کیا ہم بیان — جلوس و تجمل بصد عز و شان
جو نواب آصف جہ واحد علی — تہے حکام شیعہ حنفی و جلی
ہزاروں سے لاکہوں تہے افزوں کرود — مصارف محرم کے بازور شور
جو زر روز زری تیکے تو تہین علم — ضیاپاش و رخشندہ زرین علم

محرم میں

محرم مین ہر سال دیکہا یہہ حال — معارف تہا ہجید بنوع کمال

بیان انتقال پر ملال نواب آصف الدولہ

ملازم تہے آصف کے ملا خطا — یہہ تہے روضہ خوان شہ کربلا

ہوئے دور گردون کے جو انقلاب — ہوئے نایل سیر جنت نواب

رہے ست و دو سال مسند نشین — ہوئے پہر یہہ مدعوئے خلد برین

رہا پاکے سر پر گرا کوہ غم — تو ملا خطا نے باندہ وہ قسم

بجہد بلیغ و بفکر تمام — کہی ہے یہہ تاریخ اخلاص و عام

سنہ رحلت آصفی ہے پدید — ہے ملا خطا کا کمال مزید

تاریخ وفات نواب آصف الدولہ

کلک عشرت نبا باج خزان شد ای ندیم — بوئے استشمام جنت می نماید از نسیم

آصف کین بند صدف را یک در شہوار بود — آن در شہوار رفت از دست و عالم شد یتیم

ملک نو بے آصف ست و آسمان بے آفتاب — شہر یونان بے مسیح و طور سینا بے کلیم

دار و آصف عشرتے در صحن آصف باغ خلد — انبیا ہمدم سلیمان ہمنشین آصف ندیم

نقش بند کاف و نون بر تربت آصف نوشت

ہاہنا روح و ریحان و جنات النعیم

فہرست کتب تالیفات و تصنیفات ہیچمدان

١ سبعۂ سیارہ منظوم بزبان فارسی در علم کیمیا بیان این در هفت مصباح است

٢ جواہر نامہ منظوم بزبان فارسی بیان تعریف و توصیف و حلول مضوعی و خواص ہر یک

٣ معلم الصنایع فی بیان این در سه رساله است اول در علم کیمیا دوم در علاج حسن باه سوم در نسخ متفرقه مجربه اطبائے سابقین بعبارت نثر

٤ دیوان فارسی

٥ دیوان دوم معه قصاید و رباعیات بقید ردیف مخزن لغات فارسی

٦ حیات العارفین مجموعه کلام ہیچمدان منظوم بزبان ف بیان این در هشت باب است

٧ معراج العاملین در علوم صنایع و بدایع عجیبه و غریبه نظم و نثر فارسی در هفت باب

٨ گنجینۂ حکمت بزبان اردو در سه باب اول در بیان خلقت حضرت آدمؑ و انتخاب اقوال انبیاؑ و علماؑ و حکما

٩ قصص الانبیا بزبان اردو منظوم

١٠ تاریخ نظم بزبان اردو در بیان سلاطین بہمنیہ دکن

١١ مثنوی اردو در بیان حالات سلاطین ہندوستان و تذکرہ عمارات ان نظم

١٢ دیوان اردو

خطوط منظوم بزبان فارسی که با احباب رقم نموده‌ام